عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

شمارہ: ۱۵ جلد: ۲۲ ربیع الاول ۱۴۴۰ دسمبر 2018

مسلسل اشاعت کے ۵۵ سال

حسن جمال نبوی ﷺ

حضور ﷺ کی ولادت باسعادت اور ابتدائی حالات

عقیدۂ ختم نبوۃ کی فضیلت واہمیت

حیات عیسیٰ علیہ السلام کی عقلی حیثیت

متحدہ مجلس عمل کے زیراہتمام قومی شاندار تاریخی کنونشن اسلام آباد

ماہ ستمبر: ختم نبوت کے محاذ پر چار کامیابیاں

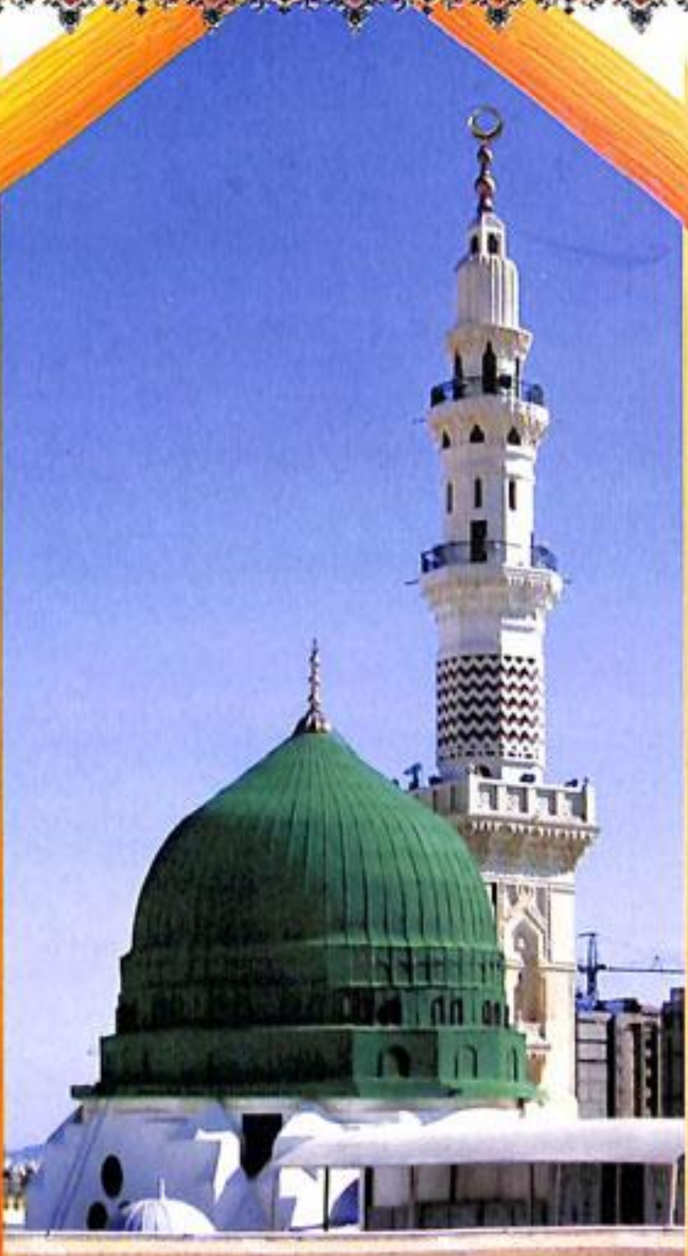

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ : ۱۵ جلد : ۲۲

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
حضرت مولانا عبدالرحمٰن میانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری شہیدؒ
صاحبزادہ طارق محمودؒ

بانی : مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ
زیر سرپرستی : حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب
زیر سرپرستی : حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب
نگران اعلیٰ : حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
نگران : حضرت مولانا اللہ وسایا
چیف ایڈیٹر : حضرت مولانا عزیز احمد
حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی
ایڈیٹر : صاحبزادہ حافظ مبشر محمود
مرتب : مولانا عزیز الرحمٰن ثانی
کمپوزنگ : یوسف ہارون

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی | مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد | حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی | مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن
مولانا فقیر اللہ اختر | مولانا قاضی احسان احمد
مولانا عبدالرشید غازی | مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا غلام حسین | مولانا غلام رسول دینپوری
مولانا محمد اسحاق ساقی | مولانا محمد حسین ناصر
مولانا غلام مصطفیٰ | مولانا مفتی محمد راشد مدنی
چوہدری محمد اقبال | مولانا محمد قاسم رحمانی
مولانا عبدالرزاق

ناشر : عزیز احمد مطبع : شکیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت : جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ، ملتان فون : 0300-4304277, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

متحدہ مجلس عمل کے زیر اہتمام قومی مشاورتی کنونشن اسلام آباد	مولانا زاہد الراشدی	03

مقالات ومضامین

تاجدار ختم نبوت ﷺ پہ لاکھوں سلام	سید نفیس الحسینی شاہ رحمۃ اللہ علیہ	05
حضور ﷺ کی ولادت باسعادت اور ابتدائی حالات	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	06
حسن جمال نبوی ﷺ	حافظ محمد عبداللہ نقشبندی	11
حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حالات (قسط نمبر:11)	مولانا محمد ریاض انور/حافظ عتیق الرحمن	16
نماز.....سنت کے مطابق ادا کیجئے (آخری حصہ)	حضرت مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہ	23
سخت وتنگ دل حکمراں پر لعنت	مفتی محمد تحسین اشرف قاسمی	26
اولاد کی تربیت کے لئے چند زریں اصول	انتخاب: مولانا محمد وسیم اسلم	27

شخصیات

میاں حافظ منظور احمد جالندھری کا وصال	مولانا اللہ وسایا	29

ردقادیانیت

عقیدہ ختم نبوت کی فضیلت واہمیت	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	30
حیات عیسیٰ علیہ السلام کی عقلی حیثیت	مولانا بدر عالم میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ	35
حضرت امام مہدی علیہ الرضوان اور مرزا قادیانی	مولانا عزیز الرحمن ثانی	37
ماہ ستمبر میں ختم نبوت کے محاذ پر نئی چار کامیابیاں	مولانا قاضی احسان احمد	43
جناب عبدالعزیز بھٹی کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب	ادارہ	47

متفرقات

تبصرہ کتب	مولانا محمد وسیم اسلم	50
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	51

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

متحدہ مجلس عمل پاکستان کے زیر اہتمام قومی مشاورتی کنونشن اسلام آباد

۸/اکتوبر ۲۰۱۸ء میں پیش کردہ صورتحال دربارہ ختم نبوت وتحفظ ناموس قوانین!

اسلام کے نام پر قائم ہونے والے ملک اسلامی جمہوریہ پاکستان کو اپنے وجود میں آنے کے دن سے ہی اس المیہ کا سامنا ہے کہ اس کے بعض طاقتور حلقوں اور ان کے عالمی پشت پناہوں نے اس ریاست کی اسلامی نظریاتی شناخت کو قبول کرنے سے انکار کررکھا ہے۔ وہ سات عشروں سے مسلسل اسے کمزور کرنے، بلکہ پاکستان کو اسلامی تعارف سے محروم کردینے کے لئے اس کے خلاف مکروہ سازشوں میں مصروف ہیں۔ پاکستانی عوام کے اجتماعی مؤقف، رجحانات اور ان کے جمہوری دستوری فیصلوں کو سبوتاژ کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ بالخصوص تحفظ ناموس رسالت ﷺ اور تحفظ عقیدۂ ختم نبوت کے بنیادی امور میں دستور وقانون کی واضح دفعات اور پاکستانی قوم کے دینی وقومی جذبات کے علی الرغم سیکولر حلقوں اور قادیانیوں کی پشت پناہی کی جارہی ہے۔ جب کہ یہ پاکستانی عوام کی استقامت اور ان کا ایمانی عزم ہے کہ اس حوالہ سے جو سازش بھی ان کے علم میں آتی ہے وہ متفقہ طور پر اسے ناکام بنادیتے ہیں۔ جس کی واضح مثال گزشتہ تھوڑے سے عرصہ میں:

۱...... الیکشن قوانین میں ترامیم کی آڑ میں قادیانیوں کو مسلمانوں کی صفوں میں داخل کرنے۔

۲...... معروف قادیانی عاطف میاں کو ملک کے اقتصادی مشاورت کے نظم میں شامل کرانے۔

۳...... ناموس رسالت ﷺ کے قانون میں ترامیم کے لئے سینٹ آف پاکستان میں چندروز قبل پیش کیا جانے والا بل۔

جنہیں پوری پلاننگ اور گہری چالوں کے ذریعہ کامیاب بنانے کی کوشش کی گئی۔ مگر پاکستان کے دینی حلقوں میں بیداری اور عوام کے اتحاد واتفاق کے باعث ان اقدامات کو پسپائی کا سامنا کرنا پڑا اور ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ایسی چالوں کو اسی حشر کا سامنا کرنا پڑے گا۔ مگر متحدہ مجلس عمل کے زیر اہتمام اس قومی مشاورت اور آل پارٹیز کانفرنس کے موقع پر ہم ملک کی دینی وسیاسی جماعتوں اور قوم کے تمام حلقوں اور طبقات کو اسی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ان وقتی کارروائیوں کی ناکامی پر مطمئن ہوجانے کی بجائے

ان معاملات پر مسلسل نظر رکھنے اور ان کا مستقل طور پر سد باب کرنے کے لئے ٹھوس حکمت عملی اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ چنانچہ اسلام آباد میں جمع ہونے والی دینی وسیاسی قیادت کو اس کے لئے مناسب فیصلے کرنے چاہئیں۔ جس کے لئے ہماری تجویز یہ ہے کہ:

o...... پارلیمنٹ میں قادیانیوں اور تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے نافذ العمل قوانین پر مؤثر عمل درآمد کے لئے مزید قانون سازی کا اہتمام کیا جانا چاہئے۔

o...... چناب نگر میں ''ریاست در ریاست'' کا ماحول ختم کرنے اور ریاستی اداروں کی موجودگی میں قادیانیوں کے متوازی عدالتی وانتظامی شعبوں کا نوٹس لینے کی ضرورت ہے۔ جو حکومتی رٹ اور دستور وقانون کی علمداری کے لئے چیلنج کی حیثیت رکھتے ہیں۔

o...... حکومتی سطح پر یہ پالیسی طے کرنا ضروری ہے کہ دستور وقانون کی بالادستی کو واضح طور پر قبول کرنے کے اعلان کے بغیر کسی قادیانی کو کسی پالیسی ساز ادارے میں شمولیت کا حق نہیں ہے اور انہیں دیگر غیر مسلم اقلیتوں کے طرز کی مراعات اور حقوق نہیں دیئے جاسکتے ہیں۔

o...... دوالمیال ضلع چکوال میں قادیانیوں اور مسلمانوں کے درمیان مقدمات میں انتظامی افسران کی طرف سے مسلمانوں کے خلاف قادیانیوں کی پشت پناہی کے طرز عمل کا نوٹس لے کر مسلمانوں کو قانونی ومعاشرتی انصاف فراہم کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔

o...... تحفظ ناموس رسالت ﷺ، تحفظ ختم نبوت اور پاکستان کی اسلامی نظریاتی شناخت کے تحفظ کے لئے جدوجہد کرنے والے اداروں، جماعتوں اور حلقوں کے درمیان رابطہ وتعاون کی فضا قائم کرنے اور اس سلسلہ کی تمام مساعی کو باہم مربوط بنانے کے لئے بھی متحدہ مجلس عمل کی اجتماعی قیادت کو کوئی لائحہ عمل طے کرنا چاہئے۔

ہم اس قومی مشاورت اور کل جماعتی کانفرنس کے انعقاد پر ایم.ایم.اے کی قیادت کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اسے وقت کی اہم ضرورت قرار دیتے ہیں اور اس کے فیصلوں پر عملدرآمد کے لئے ہر ممکن تعاون کا یقین دلاتے ہیں اور اس کی بھرپور کامیابی کے لئے دعاگو ہیں۔

ہر ماہ ماہنامہ لولاک پڑھئے: www.laulak.info

ہر ہفتے ہفت روزہ ختم نبوت پڑھئے: www.khatm-e-nubuwwat.info

احتساب قادیانیت ودیگر بے شمار کتب پڑھئے: www.emaktaba.amtkn.com

سہولت کے لئے درج ذیل ویب سائٹ پر وزٹ کریں: www.amtkn.com

رابطہ: ameer@khatm-e-nubuwwat.com

تاجدار نبوت ﷺ پہ لاکھوں سلام

سید نفیس الحسینی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

تاجدار نبوت پہ لاکھوں سلام
شہر یار نبوت پہ لاکھوں سلام

سید الاولیں، سید الآخریں
تاجدار نبوت پہ لاکھوں سلام

فخر اولاد آدمؑ پہ اربوں درود
افتخار نبوت پہ لاکھوں سلام

وہ جب آئے، جہاں میں بہار آگئی
نو بہار نبوت پہ لاکھوں سلام

جلوہ گاہ محمدؐ، وہ غار حرا
جلوہ زار نبوت پہ لاکھوں سلام

جبرئیل امیں، مرحبا مرحبا
راز دار نبوت پہ لاکھوں سلام

نور پاش رسالت پہ دائم درود
نور بار نبوت پہ لاکھوں سلام

وہ جو فاران کی چوٹیوں سے اٹھا
شہ سوار نبوت پہ لاکھوں سلام

جس پہ ختم نبوت کا دار و مدار
اس مدار نبوت پہ لاکھوں سلام

ہر نبی کی رسالت ہوئی معتبر
اعتبار نبوت پہ لاکھوں سلام

روکش حسن یوسفؑ ہے جس کا جمال
اس نگار نبوت پہ لاکھوں سلام

سدرۃ المنتہی جس کی گرد سفر
راہ وار نبوت پہ لاکھوں سلام

بدر میں تو نزول ملائک ہوا
کار زار نبوت پہ لاکھوں سلام

کیا کہوں جو اُحد سے محبت رہی
کوہ سار نبوت پہ لاکھوں سلام

جو قدوم مبارک کی زینت رہا
اس غبار نبوت پہ لاکھوں سلام

کوئی دیکھے رفاقت ابوبکرؓ کی
یار غار نبوت پہ لاکھوں سلام

اللہ اللہ! فاروقؓ کا دب دبہ
ذی وقار نبوت پہ لاکھوں سلام

بہر عثمانؓ رضواں کی بیعت ہوئی
جاں نثار نبوت پہ لاکھوں سلام

مرتضیٰ باب شہر علوم نبی
شاہ کار نبوت پہ لاکھوں سلام

جس کے دو پھول پیارے حسنؓ اور حسینؓ
شاخ سار نبوت پہ لاکھوں سلام

ہر صحابیؓ نبی پر تصدق رہا
جاں سپار نبوت پہ لاکھوں سلام

ساری امت پہ ہوں ان گنت رحمتیں
پاس دار نبوت پہ لاکھوں سلام

جس کو ترسا گئے چشم و دل اے نفیس
اس دیار نبوت پہ لاکھوں سلام

حضور ﷺ کی ولادت باسعادت اور ابتدائی حالات

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

رحمت دوعالم ﷺ کا نسب نامہ

آپ ﷺ کا نسب نامہ کچھ اس طرح ہے۔محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان، یہاں تک آپ ﷺ کا نسب نامہ بالاتفاق صحیح ہے۔اس میں کوئی اختلاف نہیں۔البتہ عدنان کے بعد اختلاف ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ عدنان حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔آپ اپنے جداعلیٰ جناب ہاشم بن عبدمناف کی نسبت کی وجہ سے ہاشمی کہلاتے ہیں۔آپ کے دادا جناب عبدالمطلب کے دس بیٹے تھے۔جناب عبدالمطلب کی اولاد میں جناب عبداللہ سب سے زیادہ خوبصورت، پاک دامن اور چہیتے تھے۔

والدہ محترمہ حضرت آمنہ بنت وہب بن عبدمناف بن زہرہ بن کلاب کی صاحبزادی تھیں۔نسب اور رتبے کے لحاظ سے قریش میں افضل ترین خاتون شمار ہوتی تھیں۔آپ کے نانا جناب وہب نسب اور شرف، دونوں لحاظ سے بنوزہرہ کے سردار تھے۔حضرت آمنہ مکہ مکرمہ میں ہی رخصت ہوکر جناب عبداللہ کے حبالہ عقد میں آئیں۔

رحمت دوعالم ﷺ کا انتخاب

صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں کئی صدیوں بعد بنی آدم کے بہترین قرون (زمانے) میں بھیجا گیا ہوں۔صحیح مسلم میں واثلہ بن اسقعؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:”اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں کنانہ کو، کنانہ سے قریش کو، قریش سے بنوہاشم کو اور بنوہاشم سے مجھے منتخب فرمایا ہے۔“

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:”جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے بہترین مخلوق اور فریقین میں سے بہترین فریق میں پیدا فرمایا۔(یعنی انسان) پھر قبائل کا انتخاب کیا تو مجھے بہترین قبیلے میں سے پیدا کیا۔(یعنی قریش) اس لئے میں بلحاظ نفس اور بلحاظ خاندان سب انسانوں میں بہتر ہوں۔ (رواہ الترمذی)

ولادت باسعادت

جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا کہ آپ کے والد کا نام عبداللہ ہے جو اپنے بھائیوں میں سے سب سے زیادہ حسین اور سب زیادہ عفیف اور پاک دامن تھے۔ان کے والد محترم ان سے بہت محبت فرماتے تھے۔ ابھی آپ ﷺ رحم مادر میں ہی تھے کہ آپ ﷺ کے والد محترم کا انتقال ہوگیا۔ جناب عبداللہ نے ورثہ میں پانچ اونٹ، ایک حبشی کنیز ام ایمنؓ جن کی کنیت اور نام برکت تھا چھوڑیں۔ حسب اختلاف مورخین آپ ﷺ کی ولادت باسعادت ۸ یا ۹ ربیع الاول کو ہوئی۔ جبکہ عوام میں یہ مشہور ہے کہ آپ ﷺ کی ولادت باسعادت ۱۲ ربیع الاول کو ہوئی۔ بیہقی ؒ کی روایت کے مطابق آپ ﷺ مختون پیدا ہوئے۔

آپ ﷺ کے جدامجد کو جب آپ ﷺ کی ولادت کی اطلاع پہنچی تو شاداں وفرحاں کشاں کشاں دارعبداللہ میں پہنچے۔ دیکھ کر بہت خوشی کا اظہار فرمایا۔ ساتھ ہی فرمایا کہ یہ میرا بیٹا بہت مرتبے والا ہوگا۔ آگے چل کر ان کی شان بلند ہوگی۔ دادا نے نام محمدؐ اور والدہ نے بشارت کی بنیاد پر احمد رکھا۔ اصحاب سیرت نے لکھا ہے کہ جس رات آپ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی کسریٰ کا محل لرز گیا اور اس کے چودہ کنگرے گرگئے۔ فارس کی آگ جو ایک ہزار سال سے جل رہی تھی بجھ گئی۔ بحرہ ساوہ کا پانی خشک ہوگیا۔ ساتویں دن آپ ﷺ کا عقیقہ کیا گیا تو جناب عبدالمطلب نے عمائدین قریش کی پرتکلف دعوت کی۔ کسی نے نام پوچھا تو فرمایا: محمدؐ۔ قریشیوں نے کہا کہ ہمارے ہاں یہ نام مروج نہیں۔ کوئی خاص حکمت؟ آپ نے جواب ارشاد فرمایا: الہامی معلوم ہوتا ہے۔ فرمایا: عنقریب اس کی پوری کائنات میں تعریفیں ہوں گی۔ گویا رب بھی تعریف کرے گا اور سارا جگ بھی۔

رضاعت اور ایام رضاعت

عرب پاک میں رواج تھا کہ شیرخوار بچوں کو دودھ پلانے اور پرورش کے لئے دوسرے علاقوں سے خواتین آتیں اور بچوں کو لے جاتیں۔ چنانچہ آپ ﷺ کی ولادت باسعات کے بعد چندروز آپ ﷺ کی والدہ نے، پھر آپ ﷺ کے چچا ابولہب کی لونڈی ثوبیہ نے دودھ پلایا۔ اس دوران قبیلہ بنوسعد کی کچھ خواتین مکہ مکرمہ آئیں۔ تاکہ مکہ مکرمہ کے سرداروں کے بچے رضاعت اور پرورش کے لئے لے جائیں۔ چنانچہ بنوسعد کی خواتین جن کے پاس تیز رفتار سواریاں تھیں۔ مکہ مکرمہ میں جلدی پہنچ گئیں۔ حضرت حلیمہ سعدیہؓ خود بھی کمزور تھیں اور ان کی سواری بھی کمزور اور سست تھی۔ بنوسعد کی دائیوں نے سرداروں کے بچے اپنی تحویل میں لے لئے۔ محمد کو یتیم سمجھ کر چونکہ والد محترم انتقال فرماچکے ہیں۔ لہٰذا انعام واکرام کی توقع کم تھی۔ اس لئے کسی نے توجہ نہ کی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس قابل نہ سمجھا کہ وہ آپ ﷺ کے محبوب کی دایہ

بنیں۔ جب حلیمہ سعدیہؓ کی نظر ننھے منے بچے پر پڑی تو اس کا حسن وجمال دیکھتے ہی فریفتہ ہوگئیں اور اٹھا کر سینے سے لگا لیا۔

حلیمہؓ کے بھاگ جاگ اٹھے

جب رحمت دو عالم ﷺ حلیمہ سعدیہؓ کی گود میں آئے تو آپ کے بھاگ جاگ اٹھے۔ وہ کمزور اور دبلی پتلی محترمہ جسے خود دودھ کی ضرورت تھی۔ اس کا اپنا بچہ بھی سیر نہیں ہوتا تھا۔ آپ ﷺ کی برکت سے دونوں شکم سیر ہوگئے۔ وہ سواری جو ست تھی۔ اب اتنی تیز رفتار ہوگئی کہ تمام سواریوں سے آگے تھی۔ بنوسعد کی دائیاں بھی حیران تھیں۔ آپ ﷺ بنوسعد میں پہنچے تو حضرت حلیمہؓ کی بکریاں قحط زدہ علاقہ میں چر کر جب شام کو واپس آتیں تو وہ شکم سیر ہوکر آتیں۔ جب کہ دوسرے لوگوں کی بکریوں کی کوکھیں (پیٹ) خالی ہوتی تھیں۔ دوسرے گھرانوں کی عورتیں اپنے چرواہوں کو کہتیں کہ انہیں چراگاہوں میں لے جاؤ جہاں حلیمہؓ کی بکریاں چرتی ہیں۔ انہیں معلوم ہی نہ تھا کہ یہ چراگاہوں کی برکت نہیں بلکہ نئے مہمان کی برکت ہے۔

آپ ﷺ ہمیشہ دائیں طرف دودھ نوش فرماتے۔ بائیں طرف اپنے رضائی بھائی کے لئے چھوڑ دیتے۔ جب بڑے ہوکر نوالہ لینے لگے تو ہمیشہ رضائی بھائی کا خیال فرماتے۔ جب کہ عام بچے دوسرے بچے کو برداشت نہیں کرتے اور رونے لگ جاتے ہیں۔ آپ ﷺ ابھی دو سال ہی کے تھے کہ اپنے دودھ شریک بھائی اور بہن کے حقوق کا خیال رکھتے تھے۔ کیونکہ بڑے ہوکر آپ ﷺ قناعت کے معلم، عدل وانصاف کے پیکر اور مساوات کے علمبردار بننا تھا۔ آپ ﷺ کے رضائی چچا جناب ابوثروانؓ کہتے ہیں کہ:

”میں نے آپ ﷺ کا ہر دور دیکھا اور ہر دور میں آپ ﷺ کو بہت سے بہتر پایا۔ زمانہ شیرخوارگی میں سب سے بہتر شیرخوار، دودھ چھوڑا تو سب سے بہترین فطیم، جوان ہوئے تو سب سے زیادہ صالح نوجوان، آپ ﷺ میں خیر کی خصلتیں کوٹ کوٹ کر بھری گئی ہیں۔ (خصائص کبریٰ ج۱ص۵۹)

بنوسعد میں خیر وبرکت کا یہ سلسلہ برابر جاری رہا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کی عمر مبارک دو سال کی ہوگئی۔ آپ ﷺ کا دودھ چھڑا دیا گیا۔ آپ ﷺ کا نشوونما تمام بچوں سے مختلف طور پر ہو رہا تھا۔ حضرت حلیمہ حضور ﷺ کو لے کر مکہ مکرمہ تشریف لے آئیں۔ تاکہ آپ ﷺ کی والدہ محترمہ اور دادا جان سمیت رشتہ داروں سے ملاقات ہوسکے۔ چنانچہ ملاقات کے بعد حلیمہ سعدیہؓ نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ انہیں کچھ مدت اور رہنے دیا جائے۔ چنانچہ حضرت آمنہؓ نے آپ ﷺ کو واپس لوٹا دیا۔ (ابن ہشام ص۱۶۲،۱۶۶)

جب آپ ﷺ چار سال کے ہوگئے تو آپ ﷺ کی والدہ محترمہ اور جد امجد کا تقاضا ہوا کہ آپ ﷺ کو واپس لایا جائے۔ کیونکہ بچہ بیوہ کا آسرا تھا۔ حالانکہ عرب میں بیوہ کے ساتھ نکاح معیوب نہیں سمجھا جاتا تھا۔ لیکن حضرت آمنہؓ نے اپنے جگر گوشہ کے لئے اس طرف کبھی توجہ نہیں کی تھی۔

ادھر حلیمہؓ اوران کے شوہر پر حارث بن عبدالعزیٰ کو آپ ﷺ سے اتنی محبت ہوگئی تھی کہ انہیں جدائی گوارہ نہ تھی۔ ادھر والدہ محترمہ اور جدامجد کا تقاضا بڑھ رہا تھا۔ حلیمہؓ اوران کے شوہر آپ ﷺ کو لے کر مکہ مکرمہ تشریف لے آئے۔ اتفاقاً انہیں دنوں مکہ مکرمہ میں وبا پھوٹی ہوئی تھی تو حلیمہؓ اوران کے شوہر کو بہانہ مل گیا کہ جب تک آب وہوا ٹھیک نہیں ہوتی بچہ کو واپس کردیا جائے۔ چنانچہ بادل نخواستہ آپ ﷺ کو واپس کردیا گیا۔

شق صدر

آپ ﷺ ایک دن رضاعی بھائی اور بہن کے ساتھ جنگل میں بکریاں چرا رہے تھے کہ دو فرشتے آئے جو خوبصورت انسانی شکل میں تھے۔ نہایت عمدہ لباس زیب تن کیا ہوا تھا۔ آپ کو اٹھایا اور الگ لے گئے۔ آپ ﷺ کو لٹا کر آپ ﷺ کا سینہ مبارک چاک کیا اور قلب اطہر سے گوشت کا ایک لوتھڑا نکال باہر کیا۔ آپ ﷺ کے قلب اطہر کو خوب اچھی طرح دھوکر اور صاف کر کے اپنی جگہ واپس رکھ دیا۔

ادھر بچے دوڑے ہوئے حضرت حلیمہؓ کے پاس گئے اور بتلایا کہ قریشی بھائی کے ساتھ دو جوانوں نے یہ کیا ہے۔ تو حضرت حلیمہؓ اوران کے شوہر دوڑے ہوئے آئے۔ دیکھا کہ آپ ﷺ خوش وخرم کھڑے ہیں اور دوسرا کوئی آدمی پاس نہیں۔ آپ ﷺ نے رضاعی والدہ اور والد کو دیکھا تو مسکرا پڑے۔ انہوں نے پوچھا تو آپ ﷺ نے ساری روداد بیان فرمائی۔

رضاعی والدین نے آپ ﷺ کو سینے سے لگایا اور بہت پیار کیا۔ پھر یہ خیال کیا کہ کہیں جنات کی حرکت نہ ہو اور آپ ﷺ کو کچھ ہو نہ جائے۔ ادھر ایک یہودی عالم کو روداد سنائی تو اس نے یہودیوں کو مشورہ دیا کہ یہی بچہ ہے جو آگے جا کر انقلاب برپا کرے گا اوران کے مذہب کا خاتمہ کردے گا۔

مکہ مکرمہ واپسی

یہودی عالم کی یہ حرکت دیکھ کر حلیمہؓ اور حارث گھبرا گئے۔ آپ ﷺ کو فوراً اپنے گھر لے آئے اور مکہ مکرمہ واپسی کی تیاری کرنے لگے۔ تاکہ کہیں یہودی آپ ﷺ کو نقصان نہ پہنچائیں۔ ادھر حضرت آمنہؓ کا خیال مبارک یہ تھا کہ حلیمہؓ اتنی چاہت کے ساتھ لے کر گئی ہیں۔ عین ممکن ہے کہ وہ جلدی واپس نہ کریں۔ ایک دن اچانک حلیمہؓ حضرت محمد ﷺ کو لے کر مکہ مکرمہ پہنچ گئیں۔ حضرت آمنہؓ اچانک آمد کی وجہ دریافت فرمائی تو حلیمہؓ نے ساری داستان سنائی۔ حضرت آمنہؓ نے ذرا برابر پریشان نہیں ہوئیں اور فرمایا کہ اس نونہال کو کوئی جن وشیطان نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ حلیمہؓ کو دعاؤں سے نواز کر واپس کردیا۔ جناب عبدالمطلب نے انہیں انعام واکرام سے بھی نوازا۔

مدینہ طیبہ کا سفر اور حضرت آمنہؓ کا انتقال

حضرت آمنہؓ کے دل میں شوہر کی قبر مبارک کی زیارت کی خواہش انگڑائیاں لے رہی تھی۔ جب آپ ﷺ کی عمر چھ برس کی ہوئی تو آپ ﷺ کو لے کر مدینہ طیبہ تشریف لے گئیں۔ جہاں آپ مرحوم شوہر کی قبر مبارک پر حاضری چاہتی تھیں۔ وہاں اپنے ننہالی رشتہ داروں سے ملنا بھی چاہتی تھیں۔ حضرت آمنہؓ مدینہ منورہ کا سفر کیا۔ کچھ دن مدینہ منورہ میں قیام کے بعد مکہ مکرمہ واپسی کے لئے روانہ ہوئیں کہ ''ابواء'' کے مقام پر انتقال فرمایا۔ آپ ﷺ کے والد محترم کی متروکہ باندی ام ایمنؓ برکہ حبشہ آپ کو لے کر مکہ مکرمہ آئیں اور خداوند قدوس کی امانت حضور ﷺ کے جد امجد کے سپرد کی۔

جد امجد کا انتقال

آپ ﷺ کے جد امجد آپ ﷺ کو اپنی صلبی اولاد سے زیادہ اہمیت دیتے تھے اور آپ ﷺ کو اپنی نشست گاہ پر اپنے ساتھ بٹھلاتے اور محبت وشفقت کا اظہار فرماتے۔ جب آپ ﷺ کی عمر مبارک آٹھ سال کی ہوئی تو دادا عبدالمطلب بھی رحلت فرمائے دار جاودانی ہوئے۔ کسی شاعر نے کیا ہی نقشہ کشی کی ہے:

پیدا ہوئے تو باپ کا سایہ اٹھالیا — گھٹنوں چلے تو مادر وغم ہوئے جدا
چلنے لگے تو دادا عدم کو روانہ ہوا — ہر اک سایہ اٹھتا چلا گیا
سائے پسند آئے نہ پروردگار کو — بے سایہ کردیا شجر سایہ دار کو

اس مضمون کی ترتیب کے لئے نبی رحمت ﷺ از سید ابوالحسن علی ندوی ؒ، محمد رسول اللہ ﷺ قرآن وتاریخ کے آئینہ میں از مولانا سید محمد میاں ؒ، رحمۃ للعالمین از قاضی سلمان منصور پوری ؒ اور الرحیق المختوم سے مدد لی گئی ہے۔

وفیات

۱...... جامعہ عبیدیہ فیصل آباد کے استاذ الحدیث مولانا یاسین الٰہی کے اکلوتے صاحبزادے ۱۳ر ستمبر ۲۰۱۸ء بروز جمعرات اللہ کو پیارے ہوگئے۔ نماز جنازہ بعد نماز عصر آپ کے آبائی گاؤں چک نمبر ۲۵۳گ،ب شیروں ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ادا کیا گیا۔

۲...... حاجی محمد رفیق گوجرہ والے حال مقیم تبلیغی مرکز رائے ونڈ کا انتقال بھی ۱۳ ستمبر جمعرات کو ہوا۔ نماز جنازہ کبوتراں والے قبرستان گوجرہ میں منعقد ہوا۔ مجلس کی طرف سے مولانا اسعد مدنی، ضلعی مبلغ مولانا محمد خبیب، مولانا مصدق عباس، مولانا ضیاء اللہ، سید سرفراز الحسن شاہ نے شرکت کی۔ اللہ پاک مرحومین کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطاء فرمائے آمین!

حسن جمال نبوی ﷺ

حافظ محمد عبداللہ نقشبندی

آپ ﷺ کے جمال مبارک کی کما حقہ تعبیر کرنا ممکن نہیں۔ نور مجسم کی تصویر کشی الفاظ کے احاطے سے باہر ہے۔ چنانچہ امام قرطبی ؒ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا پورا جمال ظاہر نہیں کیا گیا۔ ورنہ انسان حضور ﷺ کو دیکھنے کی طاقت ہی نہ رکھتا۔ بہرحال حضرات صحابہ کرامؓ کا امت پر بڑا احسان ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ کے علوم و معارف کے ساتھ ساتھ ظاہری حسن و جمال کو بھی ضبط و محفوظ فرما کر امت تک پہنچایا۔ خداوند قدس ان مقدس ہستیوں کو اس کا بہتر بدلہ عطا فرمائے۔ آمین! کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

جمال و حسن کی الفاظ میں تعبیر ناممکن　　مجسم نور کی کھینچے کوئی تصویر ناممکن

آپ ﷺ کا قد مبارک اور آپ ﷺ کی ساخت

حضرت علیؓ اور حضرت انس بن مالکؓ آپ ﷺ کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ لمبے تڑنگے تھے نہ پستہ قد۔ بلکہ میانہ لوگوں میں تھے۔ (بخاری ج اص ۵۰۲) ہند بن ابی ہالہؓ حضرت خدیجہؓ کے پہلے شوہر کے صاحبزادے ہیں۔ آپ ﷺ کا حلیہ بیان کرنے میں تمام صحابہ کرامؓ میں ماہر تھے۔ فرماتے ہیں کہ آپ کا قد میانہ پن کے ساتھ کسی قدر لمبائی کی طرف مائل تھا۔ (شمائل ترمذی ص ۲) حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا رنگ گورا گلابی تھا۔ (شمائل ترمذی ص) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ ازہر اللون تھے۔ یعنی سرخی مائل سفیدی رنگ والے تھے۔ (بخاری ج اص ۵۰۲) حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ موٹے بدن والے نہ تھے۔ حضرت ابوطفیل عامر بن واصلہؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ درمیانہ جسم والے تھے۔ حضرت ہند بن ابی ہالہؓ کا بیان ہے کہ آپ ﷺ کا بدن گٹھا ہوا تھا۔

آپ ﷺ کا چہرہ انور

حضرت ہند بن ابی ہالہؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا چہرہ انور دیکھنے والوں کی نظر میں عظیم المرتبت اور دبدبہ والا تھا۔ آپ ﷺ کا چہرہ چودھویں چاند کی طرح چمکتا تھا۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک قدرے گولائی لئے ہوئے تھا۔ (شمائل ترمذی)

آپ ﷺ کے دندان مبارک

حضرت ہند بن ابی ہالہؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ مفلج الاسنان تھے۔ آپ ﷺ کے دندان مبارک

باریک تھے اور ان میں سامنے کے دانتوں میں ذرا ذرا فاصلہ بھی تھا۔ سفیدی کے بارے میں دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ تبسم فرماتے وقت آپ ﷺ کے دندان مبارک اولے کی طرح سفید چمک دار ظاہر ہوتے تھے۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے سامنے کے دانت مبارک الگ الگ تھے۔ جب سرکار ﷺ تکلم فرماتے تو ان کے دانتوں کے درمیان نور جیسی چمک نکلتی محسوس ہوتی تھے۔ (مشکوٰۃ ج۲ ص۸۵۱)

آپ ﷺ کی پیشانی مبارک

آپ ﷺ کی پیشانی مبارک دو صفتوں کے ساتھ متصف تھی۔ ایک تو برابر آگے کو ابھری ہوئی نہ تھی۔ چنانچہ حضرت علیؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ پست پیشانی والے تھے۔ حضرت ہند ابی ہالہؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ واسع الجبین تھے۔ یعنی آپ ﷺ کی پیشانی مبارک اور لوگوں کے مقابلے میں قدرے کشادہ تھی جو ہوشمندی کی علامت ہے۔ (خصائل نبوی ﷺ)

آپ ﷺ کی آنکھیں اور پلکیں مبارک

آپ ﷺ کی آنکھیں طبعی طور پر سرگیں تھیں۔ حضرت علیؓ فرماتے کہ آپ ﷺ ادعج العینین تھے۔ یعنی آپ ﷺ کی آنکھوں کی پتلیاں خوب کالی اور سیاہ تھیں۔ (شمائل ترمذی) حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ لمبی لمبی پلکوں والے تھے۔ نیز پلکیں لمبی ہونے کے ساتھ گھنی گنجان بھی تھیں۔ اسی وجہ سے آپ ﷺ کی آنکھیں دیکھنے میں ایسی لمبی معلوم ہوتی تھی جیسے سرمہ لگائے ہوئے ہوں۔ نیز حضرت ام معبد ام خزاعیہؓ حلیہ کا نقشہ کھینچتے ہوئے ارشاد فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کی لمبی اور سیاہ سرگیں پلکیں تھی۔ (شمائل ترمذی)

آپ ﷺ کے رخسار مبارک

حضرت ہند بن ابی ہالہؓ حلیہ مبارک کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے رخسار مبارک گداز اور ہلکے گوشت لٹکے ہوئے تھے۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے رخسار مبارک نہ بہت زیادہ گوشت والے تھے اور نہ ہی آپ کی تھوڑی چھوٹی تھی۔ (شمائل ترمذی مع خصائل)

ریش مبارک اور مونچھ مبارک

آپ ﷺ کی داڑھی مبارک گھنی اور گنجان تھی۔ شمائل ترمذی میں ہے کہ اتنی گہری اور گنجان تھی کہ سینہ مبارک کو بھر دیتی تھی۔ (اسوہ رسول ﷺ بحوالہ شمائل ترمذی) اس طرح کتاب الشفاء للقاضی عیاض میں بھی ہے کہ آپ ﷺ کی ریش مبارک کے بال اس کثرت سے تھے کہ سینہ مبارک کو بھر دیتے تھے۔ (اسوہ رسول اکرم ﷺ) حضرت ہند بن ابی ہالہؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کثرت اللحیۃ تھے۔ یعنی آپ کی داڑھی بھرپور اور گنجان بالوں کی تھی۔ (شمائل ترمذی)

مونچھ اور بھنویں مبارک

آپ ﷺ مونچھیں کترواتے تھے۔ آپ ﷺ کے زمانہ میں مجوسی مونچھیں بڑھاتے اور داڑھی کٹاتے تھے۔ حالانکہ یہ خلاف فطرت ہے۔ اس لئے آپ ﷺ نے ان کے خلاف کرنے کا حکم دیا۔ صحیح مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کٹاؤ اور مجوس کی مخالفت کرو۔

حضرت ہند بن ابی ہالہؓ آپ ﷺ کے ابرو کا حال بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے ابرو خم دار، باریک اور گنجان تھے اور دونوں ابرو جدا جدا تھے۔ درمیان میں ایک دوسرے سے ملے ہوئے نہ تھے۔ اور ان دونوں ابرو کے بیچ میں ایک رگ تھی جو غصہ کے وقت ابھر جاتی تھی۔ یعنی موٹی ہو جاتی تھی۔ (شمائل ترمذی)

سر کے بال مبارک

حضرت ام معبد خزاعیہؓ کا بیان ہے کہ آپ ﷺ کے بال چمک دار اور سیاہ تھے۔ حضرت علیؓ جب آپ ﷺ کا حلیہ بیان کرتے تو فرماتے کہ آپ ﷺ کے بال مبارک نہ بالکل پیچ دار تھے نہ بالکل سیدھے بلکہ تھوڑی سی پیچیدگی لئے ہوئے تھے۔ (شمائل ترمذی)

گردن مبارک

حضرت ہندؓ آپ ﷺ کے حلیہ مبارک کا نقشہ کھینچتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کی گردن مبارک ایسی خوبصورت اور باریک تھی جیسا کہ مورتی کی گردن صاف تراشی ہوئی ہے۔ (شمائل ترمذی)

سینہ وبطن مبارک

حضرت ہندؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ عریض الصدر یعنی چوڑے سینہ والے تھے اور آپ ﷺ کے سینہ مبارک کے بالائی حصے پر بال بھی تھے۔ البتہ دونوں چھاتیاں بالوں سے خالی تھیں۔ (شمائل ترمذی)

حضرت ہند بن ابی ہالہؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ سواء البطن والصدر تھے۔ یعنی بطن مبارک سینہ کے ہموار تھا۔ توند (پیٹ) نکلی ہوئی نہ تھی۔ حضرت علیؓ اور ہند بن ابی ہالہؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کے حلق سے لے کر ناف تک سینہ اور بطن کے درمیان بالوں کی ایک باریک لکیر تھی۔ اس کے علاوہ بطن مبارک بالوں سے بالکل صاف تھا۔ (شرح شمائل ترمذی)

کلائیاں، بازو و دست مبارک

حضرت ہندؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ اشعر الذراعین تھے۔ یعنی دونو ں بازؤں پر بال تھے اور فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ طویل الزندین یعنی لمبی لمبی کلائیوں والے تھے۔ اسی طرح خلاصۃ السیر میں ہے کہ آپ ﷺ کی کلائیاں بڑی بڑی یعنی لمبی لمبی تھیں۔ یہ مضبوطی وقوت کی علامت ہے۔ (خصائل مصطفی ﷺ)

حضرت ہندؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کی ہتھیلیاں فراخ یعنی کشادہ اور پرگوشت تھیں۔ (شمائل ترمذی)
حضرت انسؓ کے خادم خاص بیان کرتے ہیں کہ میں نے کبھی ریشمی کپڑا یا خالص ریشم یا کوئی اور نرم چیز ایسی نہیں چھوئی جو آپ ﷺ کی بابرکت ہتھیلی سے زیادہ نرم ہو۔ (خصائل مصطفیٰ ﷺ)

ہاتھ کی انگلیاں مبارک

حضرت ہند بن ابی ہالہؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کی انگلیاں تناسب کے ساتھ لمبی تھیں۔ (شمائل ترمذی) حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے جوڑوں کی ہڈیاں موٹی موٹی تھیں۔ تو اس میں انگلیوں کے جوڑ بھی داخل ہیں۔ (شرح شمائل ترمذی)

بغلیں مبارک

آپ ﷺ کی بغلیں مبارک بالکل صاف شفاف اور چمک دار تھیں۔ چنانچہ حضرت انسؓ فرماتے تھے کہ دعاء استسقاء میں آپ ﷺ ہاتھ اتنے بلند فرماتے تھے کہ آپ ﷺ کی بغل مبارک کی سفیدی چمکتی تھی۔ سفید ہونے سے اس طرف اشارہ ہے کہ آپ ﷺ کی بغل مبارک میں بال نہیں تھے۔ یا تو قدرتاً نہیں تھے یا پھر آپ ﷺ کے ان کے اکھاڑنے پر پابندی کرنے کی وجہ سے۔ البتہ بغل مبارک صاف اور چمک دار تھی۔
(حاشیہ بخاری شریف ج۱ ص۵۰۳)

ایڑی اور پنڈلی مبارک

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ پنڈلیاں کسی قدر باریک تھیں اور آپ ﷺ کی پنڈلی مبارک پر بال بھی تھے۔ (شمائل ترمذی)

قدمین اور تلوے مبارک

حضرت علیؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے قدم مبارک گداز اور پرگوشت تھے۔ حضرت ہند بن ابی ہالہؓ کا بیان ہے کہ آپ ﷺ کے قدم مبارک (پرگوشت ہونے کے ساتھ ساتھ) ہموار اور ستھرے (چکناہٹ لئے ہوئے) تھے۔ ان کی ملائمت اور ستھرائی کی وجہ سے پانی ان پر سے فوراً ڈھل جاتا تھا۔ یعنی ٹھہرتا نہیں تھا۔ (شمائل ترمذی) حضرت ہند بن ابی ہالہؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے تلوے مبارک قدرے گہرے تھے۔ خلاصۃ السیر میں آپ ﷺ کے حلیہ مبارک کا بیان ہے کہ آپ ﷺ کے تلوے خالی تھے۔ تلوؤں کا گوشت سے خالی اور گہرا ہونا سخاوت کی علامت ہے۔ (خصائل مصطفیٰ ﷺ)

بدن مبارک کے جوڑ

حضرت علیؓ اور حضرت ہند بن ابی ہالہؓ بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ ''ضخم الکرادیس'' دوسری جگہ

’’جلیل المشاش‘‘ تھے۔ یعنی جوڑوں کے ملنے کی ہڈیاں مضبوط اور بڑی تھیں۔ یہ قوت وطاقت کی دلیل ہے۔
(شمائل ترمذی)

جمال وجود نبوی ﷺ کا یہ ادھورا اور نا تمام عکس ہے۔ انسانی فہم جس طرح آپ ﷺ کے صفات وکمالات کا احاطہ نہیں کرسکتا، اسی طرح سوانح نگار کا قلم بہتر سے بہتر پرائیہ اظہار میں انہیں لکھ بھی لے تو صرف یہی حسرت محسوس ہوتی ہے کہ: حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا!!

پادری شرمندہ ہوگیا

شاہ عبدالعزیز ؒ کے زمانے میں عیسائیت کی تبلیغ کے لئے انگلستان سے بے شمار پادری ہندوستان آرہے تھے۔ وہ شہر کے گلی کوچوں اور چوراہوں میں تبلیغ کی محفلیں سجاتے۔ یہ پادری نہ صرف اردو بلکہ عربی اور فارسی میں بھی کامل دست گاہ رکھتے تھے۔ شاہ عبدالعزیز ؒ ایک روز جامع مسجد دہلی میں وعظ فرما رہے تھے کہ ایک انگریز پادری نے وہاں آکر انہیں مخاطب کیا: شاہ صاحب! میرے ایک سوال کا جواب عنایت فرمائیں۔ پادری نے یہ شعر پڑھا:

کسے بگفتگ کہ عیسیٰ از مصطفی اعلا است
کہ ایں بزیر زمین است وآں باوج سما است

﴿کسی نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام، محمد مصطفیٰ ﷺ سے اعلیٰ ہیں کہ یہ محمد ﷺ زیر زمین ہیں اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر﴾

شعر پڑھ کر پادری نے کہا: اس شعر سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بلند مرتبہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ آسمان پر ہیں اور آپ کے نبی زیر زمین۔ تو اس کے جواب میں شاہ عبدالعزیز ؒ نے بھی شعر میں جواب پیش کیا:

بگفتمش کہ نہ ایں حجت قوی باشد
حباب برسر است و گہر تہہ دریا است

﴿میں اسے کہتا ہوں کہ حباب سطح پر ہے اور موتی دریا کہ تہہ میں۔﴾

شعر کی تشریح کرتے ہوئے شاہ عبدالعزیز ؒ نے فرمایا: یوں سمجھنا چاہئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام عالم بالا میں ایک بلبلے کی مانند ہیں۔ ہمارے حضرت محمد ﷺ ایک نایاب گوہر کی مثل ہیں۔ جو دریا کی تہہ میں رہتا ہے۔ اس جواب پر پادری شرمندہ ہو کے چلا گیا۔ (حیات شاہ ولی اللہ دہلوی ؒ)

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حالات

قسط نمبر:11

تحقیق: مولانا محمد ریاض انور گجراتی، تلخیص: حافظ عتیق الرحمٰن

حضرت علیؓ کی نصیحتیں

حضرت سیدنا امام حسنؓ کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار ان گنت خوبیوں کی دولت سے مالا مال کیا تھا۔ وہ کون سی خوبی تھی جو کہ خدانخواستہ ان میں موجود نہیں تھی۔ ویسے وہ شروع ہی سے بڑے صاحب کمال تھے۔ جہاں نبوت کے فیض کے انوارات سے قدرت نے ان کو عظمت و بلندی کے لئے منتخب کیا۔ جہاں سیدہ طاہرہ بتول کی حیات طیبہ نے ان کی بے مثال تربیت کی اس طرح ان کے عظیم باپ فاتح خیبر شیر خدا سیدنا امام علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے بھی ان کی اعلیٰ تربیت و پرورش پر خصوصی توجہ و شفقت فرمائی۔ وہ گاہے بگاہے انہیں قیمتی وانمول نصیحتوں سے نوازتے رہتے تھے۔ جن پر وہ فوری عمل پیرا ہو جاتے تھے۔ درج ذیل ہم عظیم اور فاتح باپ سیدنا امام علی المرتضیٰؓ کی نصیحتیں جو کہ انہوں نے اپنے عظیم فرزند مصلح امت سیدنا امام حسنؓ کو فرمائی تھیں، وہ تحریر کر رہے ہیں۔ آج بھی اگر کوئی ان قیمتی نصائح پر عمل کرلے تو وہ دارین کی سعادتوں سے مالا مال ہوسکتا ہے۔ آج کے مسلمان بھی سیدنا امام علیؓ کا اسوہ پیش نظر رکھ کر وہ نصیحتیں اپنی اولاد کو کریں جو کہ انہوں نے اپنے بڑے فرزند جنتی نوجواں کے سردار سیدنا امام حسنؓ کو فرمائی تھیں۔ آج بھی اگر کوئی ان نصیحتوں کو دل کی گہرائیوں سے قبول کر کے عمل پیرا ہو جائے تو اس کی سعادت مندی میں شبہ کرنا حماقت کے سوا اور کیا ہوسکتا ہے۔ آیئے مولا کی توفیق و رحمت سے اس قیمتی خزانہ کو ملاحظہ کرتے ہیں جو حضرت علی المرتضیٰؓ نے اپنے شہزادے حضرت حسنؓ کو ان الفاظ میں نصیحت فرمائی:

”اے میرے بیٹے! میں تمہیں تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے لزوم پر پابند ہونے کی وصیت کرتا ہوں۔ اللہ کے ذکر سے دل کی عمارت اس کی محبت کے سہارے کی وصیت کرتا ہوں۔ یہ تمہارے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان مضبوط قسم کا سبب ہے۔“

”اے بیٹے! وعظ سے اپنے دل کو زندہ رکھو۔ زہد و تقویٰ سے اسے مارتے رہو۔ یقین کی موت سے اسے تر و تازہ رکھو۔ موت کی یاد سے اسے رسوا کرو۔ نفس کو دنیا کی مصیبتیں دکھاؤ۔ زمانے کے حملوں سے ڈراؤ۔ دنوں کے نشیب و فراز سے اسے دھمکاؤ۔ گزرے ہوئے لوگوں کے حالات اس پر پیش کرو، اپنے سے پہلے لوگوں کے مصائب کا اس سے تذکرہ کرو۔ ان کے ٹھکانوں کی سیر کرو۔ ان کے آثار و نشانات سے عبرت حاصل کرو۔ دیکھو! انہوں نے کیا کیا؟ کہاں سے کہاں چلے گئے۔“

’’اور کہاں جا اترے ہیں بلاشبہ تم دیکھو گے کہ وہ اپنے دوست واحباب کے پاس سے رخصت ہوئے ہیں اور جنت کے ٹھکانا میں جا اترے ہیں۔ گویا کہ تم دنیا سے کوچ کرتے وقت انہی کی طرح ہوگئے۔ اپنا ٹھکانہ درست بناؤ اور اپنی آخرت کو محفوظ بناؤ۔ غیر معروف باتوں کو چھوڑ دو جس چیز کا آپ کو ذمہ دار نہیں بنایا گیا۔ اسے بھی چھوڑ دو جب تمہیں پھسلنے کا خوف ہو تو اس وقت سفر سے رک جاؤ۔ کیونکہ (گمراہی) پھسلنے سے رک جانا گمراہی کے سفر سے بہتر ہے۔

’’اپنے اہل (اور دیگر لوگوں) کو امر بالمعروف کرو۔ زبان وہاتھ سے نہی عن المنکر کرتے رہو۔ باطل کو چھوڑ کر حق کی طرف مائل ہو۔ دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرو۔ اپنے نفس کو ناگوار امور پر صبر کرنے کا عادی بناؤ۔ نفس کو ان امور کی طرف متوجہ کرو جن کا مرجع آخرت ہے۔ اس طرح تم نفس کو محفوظ ٹھکانہ مہیا کرو گے۔ اپنے رب سے اخلاص سے مانگو۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں عطاء وحرمان ہے۔ استخارہ کثرت سے کیا کرو۔ میری وصیت کو سمجھو اس سے ذرہ بھر بھی کوتاہی نہیں کرنا۔‘‘

’’اے میرے بیٹے! جب میں نے اپنے آپ کو بڑھاپے کی طرف جاتے دیکھا اور دیکھا کہ مجھ میں کمزوری کا اضافہ ہورہا ہے تو میں نے تمہیں وصیت کرنے میں جلدی کی۔ تاکہ میں اپنے دل کی بات تجھ تک پہنچا دوں اور جسم کی طرح رائے میں نقصان نہ کروں یا کہیں ایسا نہ ہو جائے کہ تمہاری طرف غلبہ خواہشات یا دنیا کے فتنے سبقت کر جائیں۔ پھر آسان کام مشکل تر ہو جائے گا۔ بلاشبہ بدعتی دل بنجر زمین کی طرح ہوتا ہے۔ میں تمہیں ادب کی نصیحت کرتا ہوں۔ اس سے قبل کہ تم سنگ دل ہو جاؤ اور تمہاری عقل مشغول ہو جائے۔ تمہاری رائے کی کوشش تمہارے تجربے کو کافی ہو۔ اس طرح تمہاری طلب کی کفایت ہوگی اور تم تجربے کی مشقت سے بچ جاؤ گے۔ جس چیز کے پاس ہم چل کر جاتے ہیں۔ وہ خود بخود تمہارے پاس آچکی ہے۔ تمہارے اوپر معاملہ واضح ہو چکا ہے جو بسا اوقات ہمارے اوپر پوشیدہ رہتا تھا۔‘‘

’’اے میرے بیٹے! میں پہلوں کی عمروں تک نہیں پہنچا ہوں۔ میں نے ان کی عمروں اور واقعات میں غور وفکر کیا ہے۔ میں ان کی آثار پر چلا ہوں۔ حتیٰ کہ مجھے ان میں سے ایک شمار کیا جانے لگا کہ جب ان کے امور مجھ تک پہنچے تو میں نے ان کا اوّل تا آخر احاطہ کیا ہے۔ میں نے صاف ستھرے اور گدلے میں فرق کیا ہے۔ اس کے نفع کو ضرر سے جدا کیا ہے۔‘‘

’’میں نے ہر چیز کے مغز کو خالص کیا ہے ہر چیز کی عمدگی کو تمہارے سامنے رکھا ہے۔ معاملات کی جہالت کو تم سے دور رکھا ہے۔ میں نے دیکھا کہ تم پر شفقت کرنا مجھ پر واجب ہے۔ لہٰذا تمہیں ادب کی بات بتانا میں نے بہتر سمجھا۔ میری وصیت کو غنیمت سمجھو اور اسے اخلاص نیت اور یقین سے قبول کرو۔ کتاب اللہ کی تعلیم وتاویل تم پر واجب ہے۔ شرائع اسلام، احکام اسلام اور حلال وحرام کا جاننا تمہارے لئے واجب ہے۔

اگر تم شبہ سے ڈرو گے کہ لوگوں کی خواہشات وآراہ کا اس میں اختلاف رہا ہے۔ جیسا کہ لوگ اختلاف میں پڑ جاتے ہیں تو ایسی صورت میں اس کی تعلیم پر کمربستہ ہو جاؤ۔"

"اے میرے بیٹے! کسی بھی معاملے میں اپنی عنایت کو مقدم رکھو تا کہ یہ تمہارے لئے ایک نظر ہو۔ جھگڑے اور فخر سے بچتے رہو۔ دنیا کی طلب نہ ہو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہیں رشد وہدایت کی توفیق دے گا اور سیدھی راہ کی ہدایت دے گا۔ میرا عہد اور میری وصیت قبول کرو۔ جان لو اے میرے بیٹے! میری وصیت میں سب سے زیادہ محبوب جسے تم اپناؤ گے وہ تقویٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اپنے اوپر فرائض کئے ہوئے احکام پر اکتفا کرنا ہے۔ اپنے آباؤ اجداد اور نیکوکاروں کے طریقہ کو اپناتا ہے۔ انہوں نے اپنے نفسوں کی کوئی اور رعایت نہیں کی وہ اپنے معاملے کے منکر تھے کہ جس طرح کے تم ہو۔"

"پھر انہیں معروف عمل کے اختیار کرنے کی طرف فکرمندی پھیر دیتی تھی۔ جس چیز کا انہیں مکلف نہیں بنایا گیا۔ اس سے رک جاتے تھے۔ اگر تمہارا نفس انکار کرے کہ تم اسے قبول کرو۔ بغیر اس کے تم جانو جسے وہ جانتے تھے۔ یوں تمہاری طلب تعلیم وتقسیم اور تدبیر سے ہوگی۔ نہ کہ شبہات کے پیچھے پڑنے سے اور خصومات (جھگڑے) کے علم میں اس معاملہ میں نظر کرنے سے پہلے اپنے رب سے مدد مانگ لو۔ اس کی طرف رغبت کرو اور ہر قسم کے شبہات جو تمہیں کسی شبہ کی طرف لے جاتے ہوں۔ ان سے بچتے رہو۔ جو تمہیں گمراہی کی طرف لے جائیں۔ جب تمہیں یقین ہو جائے کہ تمہارا دل صاف ہو چکا ہے تو اس میں خشوع پیدا کرو۔ جب رائے مکمل ہو جائے تو اسے مجتمع کرو۔ یوں تمہارا غم ایک ہی غم ہوگا۔ جو تفسیر میں نے تمہارے لئے کی ہے اس پر غور کرو۔ اگر تمہارا محبوب امر تمہاری فراغت نظر کی وجہ سے مجتمع نہیں ہوتا تو جان لو کہ تمہیں تاریکی کا خبط ہو گیا ہے۔ جب کہ طالب دین کو خبط اور خلط کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ اس وقت امساک افضل ہے میں تم سے پہلی اور آخری بات جو کروں وہ یہ ہے۔"

"اللہ تعالیٰ تیرا اور میرا جو معبود ہے اولین، آخرین کا معبود ہے۔ اس کی حمد وثناء کرتا ہوں جو کہ آسمانوں اور زمین کا رب ہے۔ میں اس کی حمد وثناء کرتا ہوں جس کا وہ اہل ہے۔ جیسا کہ وہ اس کا اہل بھی ہے۔ اس کو وہ پسند کرتا ہے اور اس کے لئے مناسب بھی ہے۔ میں رب تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ ہمارے نبی ﷺ پر درود بھیجے یہ کہ ہمارے اوپر اپنی نعمتوں کا اہتمام کرے اور ہمیں مانگنے اور قبول کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ چونکہ اس کے فضل وکرم سے نیک اعمال تمام ہوتے ہیں۔ جان لو! اے بیٹے! محمد ﷺ سے بڑھ کر کسی کو بھی اللہ تعالیٰ کے بارے میں آگاہ نہیں کیا گیا۔ ان سے خوشخبری سنانے والے کی طرح راضی رہو۔ میں تمہارے حق میں نصیحت کرنے سے کوتاہی نہیں کرتا۔ میں اس نصیحت کے پہنچانے میں بھرپور کوشش کرتا ہوں۔ اپنی عنایت اور طویل تجربے کی بناء پر تمہارے لئے میری نظر ایسے ہی ہے جیسے میرے لئے۔ جان

لو! اللہ تعالیٰ واحد و بے نیاز ہے۔ اس کی بادشاہت میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسے زوال نہیں ہر چیز سے پہلے وہ موجود ہے اور اس کی کوئی اوّلیت نہیں اور آخر بھی وہی ہے۔ اس کی کوئی انتہاء نہیں ہے، علیم ہے، قدیم ہے، لم یزل ہے۔ جب تمہیں اس کی پہچان ہوگی۔ تو پھر تمہارے لئے جیسا مناسب ہو کرو۔ تمہاری طاقت کم، عاجزی زیادہ اور اللہ تعالیٰ کی طرف محتاجی زیادہ طلب حاجات میں اپنے رب سے مانگو۔ اطاعت سے رب تعالیٰ کا تقرب حاصل کرو۔ اس کی طرف رغبت رکھو اور ڈرتے بھی رہو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ حکیم ہے وہ جو حکم دیتا ہے اچھا دیتا ہے اور تمہیں صرف قبیح فعل سے روکے گا۔''

''اپنے نفس کو اپنے اور غیر کے درمیان میزان مقرر کرلو۔ دوسروں کے لئے وہی چیز پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔ دوسروں کے لئے وہی چیز ناپسند کرو۔ جو اپنے لئے ناپسند کرتے ہو۔ جس بات کا تمہیں علم نہیں وہ مت کہو۔ بلکہ جو باتیں تمہارے علم میں ہیں انہیں بھی کم سے کم کہو۔ جس بات کا اپنے حق میں ناپسند سمجھو۔ اسے دوسروں کے حق میں بھی کہنا ناپسند سمجھو۔ اے بیٹے! سمجھ لو اعجاب صواب کی مسند ہے اور عقل مندی کی آفت ہے۔ لہٰذا عقل مندی میں پیش رفت رکھو۔ دوسروں کے خزانچی مت بنو۔ جب تمہیں میانہ روی کی راہنمائی مل جائے تو اپنے رب کے حضور عاجزی کرو۔ جان لو! تمہارے سامنے دور کی مشقت والا ایک راستہ ہے جو شدید ہولناکیوں سے بھرپور ہے۔ تمہیں اچھی تیاری کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ہے۔ اپنے پاس اس راستے کے لئے اتنا توشہ سامان رکھنا جو تمہیں کافی ووافی ہو اور تمہاری کمر کو بھی نہ جھکائے اپنی طاقت سے زیادہ بوجھ مت اٹھاؤ۔ ورنہ تمہارے لئے وبا جان ہوگا۔ جب کسی ضرورت مند کو پاؤ جو تمہارا توشہ اٹھا سکتا ہو اسے غنیمت سمجھو۔''

''جو شخص تم سے قرض مانگے اسے قرض دینا غنیمت جانو۔ جان لو تمہارے سامنے ایک دشوار گزار گھاٹی ہے جس کا انجام یا تو جنت ہے یا جہنم۔ اپنے آپ کو اس ٹھکانے کے نزول سے پہلے پہلے تیار کرلو۔ موت کے بعد طلب رضا مندی کا کوئی راستہ نہیں پھر دنیا کی طرف واپس لوٹنا نہیں ہوگا۔ جان لو جس کے قبضہ قدرت میں آسمانوں اور زمین کے خزانے ہیں اس نے تمہیں دعا کا حکم دیا ہے اور قبولیت کی ضمانت دی ہے۔ تمہیں مانگنے کا حکم دیا ہے۔ وہ تمہیں عطاء کرے گا۔ اس سے تم اپنی حاجت طلب کرو۔ وہ تم سے راضی رہے گا۔ وہ رحیم ذات ہے۔ اس نے تمہارے اور اپنے درمیان حجاب نہیں رکھا۔ وہ تمہیں کسی قسم کی پریشانی کی طرف مجبور نہیں کرتا۔ تمہیں توبہ سے روکتا بھی نہیں۔ اس نے توبہ کو گناہوں سے پاکی کا ذریعہ بنایا ہے۔ تمہاری برائی کو تہا رکھا ہے اور تمہاری نیکی کو دس گنا رکھا ہے۔ جب تم اسے پکارو گے وہ تمہارا جواب دے گا۔ جب تم اس سے سرگوشی کرو گے وہ تمہاری سرگوشی کو سنے گا۔ اس کے سامنے اپنی حاجت بیان کرو اپنے کاموں میں اس سے مدد مانگو۔''

’’تم اس کی رحمتوں کے خزانوں سے مانگو جن کی عطاء پر اس کا غیر قادر نہیں۔ چونکہ وسعت وکشادگی اور تمام نعمت اسی کے پاس ہے۔ لہٰذا لپٹ لپٹ کر اللہ تعالیٰ سے مانگو۔ دعا سے رحمت کے دروازے کھلتے ہیں۔ قبولیت دعا میں تاخیر نہیں۔ مایوس نہ کرے۔ یوں اس کا اجر وثواب بڑھ جاتا ہے۔ بسا اوقات دعا آخرت میں اس کے لئے ذخیرہ کر لی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اجر عطاء فرماتا ہے اور اپنے بندوں سے وہی معاملہ کرتا ہے جو دنیا وآخرت میں ان کے لئے بہتر ہوتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا لطف وکرم ہر ایک نہیں پاسکتا اور اس کی تدبیر باریکیاں اس کے چنے ہوئے بندے ہی سمجھ سکتے ہیں۔ تمہارا سوال آخرت کے لئے ہونا چاہئے جو دائمی وباقی ہے۔ تمہاری دنیا اصلاح کے لئے ہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ قریب ہے اور جواب دیتا ہے۔ جان لو اے بیٹے! تمہیں آخرت کے لئے پیدا کیا گیا ہے نہ کہ دنیا کے لئے۔ تمہیں مرنے کے لئے پیدا کیا گیا، باقی رہنے کے لئے نہیں۔ اب تم عارضی دارالاقامہ میں ہو اور آخرت کے راستے پر گامزن ہو۔ تم موت کی راہ پر ہو۔ جس سے کسی کو کوئی مفر نہیں۔ اس کا طالب اسے فوت نہیں کر سکتا۔ اس کے لینے سے ڈرتے رہو کہ تم برائی کی حالت میں ہو یا برے اعمال میں شامل ہو۔ یوں ہمیشہ ہمیشہ کی ندامت وحسرت میں پڑ جاؤ گے۔‘‘

’’اے بیٹے! موت کو زیادہ سے زیادہ یاد کرو۔ موت کو اپنا نصب العین بناؤ۔ حتیٰ کہ اس تک پہنچ جاؤ۔ موت اچانک تمہیں نہ آن دبوچے کہ تمہیں مبہوت کر دے۔ آخرت کو زیادہ سے زیادہ یاد کرو۔ اس کی کثیر نعمتوں، عیش وعشرت، دائمی زندگی کی طرح لذات اور قلبی آفات کو یاد رکھو۔ دوزخ کے مختلف عذابوں شدت غم اور دکھ درد کی فکر کرو۔ اگر تمہیں یقین حاصل ہے تو یہ تمہیں دنیا میں زیادہ کی نعمت سے نوازے گا اور آخرت کی طرف راغب کرے گا۔ دنیا کی زینت کو کم تر کر دے گا دنیا کے دھوکے اور زینت سے دور رکھے گا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بخوبی آگاہ کر دیا ہے اور دنیا کی برائیاں کھول کر واضح کر دی ہیں۔ دھوکہ مت کھاؤ۔ دنیا کے طلب گار بھونکنے والے کتوں کی طرح ہیں۔ ضرر رساں درندے ہیں۔ جو ایک دوسرے پر بھونکے جارہے ہیں۔ دنیا کا غالب کمزور کو دبا لیتا ہے۔ دنیا کا کثیر قلیل ہے، یوں تم سیدھی راہ سے پھر جاؤ گے اور اندھے راستے پر چلے جاؤ گے۔ چنانچہ دنیا کے طلب گار دنیا کے فتنوں میں غرق ہو چکے ہیں۔ انہوں نے دنیا کو خوشی سے لیا ہے اور دنیا نے ان کے ساتھ اٹھکیلیاں کی ہیں۔ اپنے پیچھے آنے والی زندگی کو وہ بھول گئے۔‘‘

’’اے بیٹے! تم عیب دار دنیا سے بچتے رہو۔ اے بیٹے! تم دنیا سے کنارہ کش رہو۔ چونکہ دنیا کنارہ کشی کی سزاوار ہے۔ اگر تم میری نصیحت کو سنجیدگی سے نہیں لو گے تو یقین کر لو تم اپنی امید سے دور رہے اور اپنی اجل کا پیچھا نہ کر سکے۔ بلاشبہ تم اپنے پیشرووں کے نقش قدم پر رہو گے۔ طلب میں اچھائی پیدا کرو۔ کمائی کا راستہ تلاش کرو۔ چونکہ بعض طلب انسان کو برائی تک لے جاتی ہے۔ ہر طلب کرنے والا بھی مصیبت نہیں ہوتا۔ ہر غائب لوٹنے والا بھی نہیں ہوتا۔ اپنے آپ کو گھٹیا امور سے دور رکھو۔ اپنے نفس کو عوض بنانے سے بچتے

رہو۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں آزاد پیدا کیا ہے اور اس بھلائی کا کوئی نفع نہیں جو آسانی سے حاصل نہ ہو اور آسانی مشکل سے حاصل کی جاتی ہے۔ تم ایسی سواریوں سے بچتے رہو جو ہلاکتوں تک پہنچا دیتی ہیں۔ اگر تم میں طاقت ہو کہ تمہارے اور رب کے درمیان کوئی صاحب نعمت نہ ہوں تو ایسا ضرور کرو۔ تم اپنی قسمت پاؤ گے اور اپنا حصہ لو گے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا تھوڑا اعظیم تر ہوتا ہے۔ گو کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی ہی طرف سے ہے اور اللہ تعالیٰ کی شان بہت اعلیٰ و بلند ہے۔ بادشاہوں سے صرف تم فخر ہی حاصل کرو گے۔ معاملات میں میانہ روی اختیار کرو۔ تمہاری عقل کی تعریف کی جائے گی۔ بلاشبہ تم اپنی عزت اور دین کو نہیں بیچو گے۔ مگر ثمن کے بدلے دھوکہ دیا ہوا وہ شخص ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے حصے سے محروم ہو۔ لہٰذا دنیا کا حصہ اتنا ہی لے لو جو تمہارے لئے مقدر ہے۔ جو دنیا تم سے پیٹھ پھیر جائے تم بھی اس سے پیٹھ پھیر لو۔ طلب میں خوبصورتی پیدا کرو۔''

''جو تمہاری ہستی کو عیب دار کر دے اس سے دور رہو اور سلطان بادشاہ سے بھی دور رہو۔ شیطان کے قریب سے دھوکہ مت کھاؤ۔ جب بھی تم اپنے امور میں برائی دیکھو اسے حسن نظر سے درست کرو۔ چونکہ ہر وصف کی صفت ہوتی ہے۔ ہر قول کی ایک حقیقت ہوتی ہے۔ ہر امر کی ایک وجہ ہوتی ہے۔ عمل کرو جس میں ہدایت پائی جا سکتی ہے۔ بے وقوف اپنی حماقت کی وجہ سے ہلاک و برباد ہو جاتا ہے۔ اے بیٹے! میں نے کتنے ساروں کو دیکھا کہ جس سے کہا گیا ہو کہ کیا تم پسند کرتے ہو کہ سو سال تک بغیر آفت واذیت کے تمہیں دنیا بمعہ اس کی لذات کے دے دی جائے۔ اس میں تمہارا کوئی شریک نہ ہو۔ ہاں! البتہ آخرت میں تمہیں عذاب دائمی ہو۔ چنانچہ وہ اس اختیار کو اپنے لئے جائز نہیں سمجھا اور نہ ہی اسے پسند کرتا ہے۔ میں نے بعض کو دیکھا ہے جنہوں نے دنیا کی معمولی زینت کے لئے اپنے دین کو برباد کیا ہے۔ یہ شیطان کا دھوکہ اور اس کے پھندے ہیں۔ شیطان کے دھوکے اور اس کے پھندوں سے بچتے رہو۔ اے بیٹے! اپنی زبان قابو میں رکھو وہ بات مت کرو جس کا تمہیں نقصان اٹھانا پڑے۔ بے نفع اور بے فائدہ بات سے خاموشی بہتر ہے۔ تمہاری تلافی آسان ہے تمہارے بے سمجھے کلام سے۔ برتن کے منہ کو باندھ کر اپنے برتن کی حفاظت کرو۔ یاد رکھو! اپنے ہاتھ میں موجود چیز کی حفاظت دوسرے کے ہاتھ میں موجود چیز سے بہتر ہے۔ حسن تدبر سے کفایت شعاری اشراف وفضول خرچی سے بدرجہا بہتر ہے۔ اچھی امید لوگوں سے امیدیں وابستہ کرنے سے بہتر ہے۔ بغیر اعتماد کے بات مت کرو جھوٹے ہو جاؤ گے۔ جھوٹ بیماری ہے اس سے الگ رہو۔ اے بیٹے! ارزق کی تنگی پاک دامنی کے ساتھ بہتر ہے۔ اس مالداری سے جو گناہ گاری کے ساتھ ہو جو فکر مند ہوتا ہے وہ صاحب بصیرت ہوتا ہے جن کی خطائیں زیادہ ہوتی ہیں۔ وہ یاوہ گوئی کرنے لگتا ہے۔ بہت سے طبائع کند ہیں جو خوش نہیں ہوتے۔ بہت سارے کوشش کرنے والے ہوتے ہیں جو نقصان اٹھاجاتے ہیں۔ بھلائی آدمی کا بہترین ساتھی ہے۔ لہٰذا اہل خیر کو اپنا ساتھی بناؤ انہی سے ہو جاؤ گے۔ اہل شر سے دور رہو ان سے الگ

ہو جاؤ گے۔ اپنے اوپر بدگمانی کو غالب مت ہونے دو۔ چونکہ بدگمانی تمہارے اور تمہارے دوست کے درمیان بہتری کا راستہ نہیں چھوڑتی۔ کبھی کبھی کہا جاتا ہے۔ احتیاط میں سوءظن ہے۔ حرام کھانا بہت برا ہے۔“

”فحش عمل دل کو چیر دیتا ہے۔ جب نرمی چھوڑ دی جائے اس کا انجام جاتا رہتا ہے۔ بسا اوقات بیماری دواء بن جاتی ہے اور دواء بیماری بن جاتی ہے۔ بسا اوقات غیر ناصح نصیحت حاصل کر لیتا ہے اور ناصح (جو نصیحت کرنے والا ہوتا ہے) نصیحت کو بھول جاتا ہے۔ تمناؤں اور خواہشات پر بھروسہ مت کرو۔ چونکہ تمنا حماقت کا سامان ہے۔ حسد سے اپنے دل کو پاک کرو۔ جیسے آگ لکڑیوں کو جلا دیتی ہے۔ رات کو لکڑیاں چننے والے اور سیلاب کے خس وخاشاک کی طرح مت ہو جاؤ۔ کفران نعمت رسوائی ہے۔ جاہل کی صحبت نحوست ہے۔ عقل تجربات کی محافظ ہے۔ بہترین تجربہ وہ ہے جو تمہارا راہبر ہو۔ فرصت کی طرف جلدی کرو۔ کہیں تم مصروف ومشغول نہ ہو جاؤ۔ پختہ ارادہ اور عزم عقل مندی ہے۔ محرومی کا سبب ٹالنا ہے توشئے کا ضائع کرنا اور آخرت کو تباہ کرنا فساد ہے۔ ہر کام کا ایک انجام ہوتا ہے۔ بہت سارے مشیر دھوکہ دے دیتے ہیں۔ حقیر مددگار میں کوئی بھلائی نہیں۔ بدگمان دوست میں بھی کوئی بھلائی نہیں۔ حلال میں طلب کو مت چھوڑو۔ چونکہ گزارۂ وقت کے سوا چارہ کار نہیں جو تمہارے مقدر میں ہے مل جائے گا۔ تاجر خطرے میں رہتا ہے۔ جس نے بردباری اپنائی اس نے سرداری کی۔ جو معاملہ کو سمجھا اس نے اضافہ کیا۔ اہل خیر سے ملاقات دلوں کی تعمیر ہے جو تمہیں رسوائی کی طرف لے جائے اس سے دور رہو۔ اگر برائی سرزد ہو جائے تو اسے وہ تم سے خیانت کو نہ کر دے۔ (دوست) کے راز کو مت افشاء کرو۔ گو وہ تمہارا راز افشاء کر دیتا ہو۔ فضیلت کے کام کرو۔ اچھائی کے مقام پر خرچ کرو۔ لوگوں کے لئے بھلائی کو محبوب رکھو۔ چونکہ یہ عالی شان کاموں میں سے ہے۔“

ختم نبوت کنونشن لاڑکانہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاڑکانہ کے زیر اہتمام ۲۵ رستمبر ۲۰۱۸ء کو بعد نماز عشاء کنونشن منعقد ہوا۔ کنونشن میں دیگر علماء کرام کے علاوہ خصوصی شرکت وبیان مولانا قاضی احسان احمد کا ہوا۔ مقررین نے کہا کہ قادیانی لابی ملک کو انارگی کی طرف دھکیلنے کے لئے سرگرم ہے۔ مجاہدین ختم نبوت ہر میدان میں ان کا تعاقب کرتے ہوئے ان کی ناپاک سازشوں کو بے نقاب کریں گے۔ کنونشن سے قبل بعد نماز عصر مولانا قاضی احسان احمد، مولانا عبداللطیف اشرفی، مولانا محمد حسین ناصر نے شہید اسلام مولانا ڈاکٹر خالد محمود سومرو ؒ کے مزار پر فاتحہ خوانی کی۔ بعد نماز مغرب مولانا ناصر محمود سومرو سے ملاقات ہوئی اور ان کے مدرسہ کے طلباء واساتذہ کرام میں قاضی احسان احمد کا بیان بھی ہوا۔ پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے مولانا مسعود احمد سومرو، مولانا ظفر اللہ سندھی مبلغ لاڑکانہ ودیگر علماء کرام نے بھرپور محنت وتعاون کیا۔

نماز ...... سنت کے مطابق ادا کیجئے

آخری حصہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہ

خواتین کی نماز مسنون کا طریقہ

پہلے حصہ میں نماز کا جو طریقہ بیان کیا گیا ہے وہ مردوں کے لئے ہے۔ عورتوں کی نماز مندرجہ ذیل معاملات میں مردوں سے مختلف ہے۔ لہٰذا خواتین کو ان مسائل کا خیال رکھنا چاہئے۔

۱...... خواتین کو نماز شروع کرنے سے پہلے اس بات کا اطمینان کر لینا چاہئے کہ ان کے چہرے، ہاتھوں اور پاؤں کے سوا تمام جسم کپڑے سے ڈھکا ہوا ہے۔ بعض خواتین اس طرح نماز پڑھتی ہیں کہ ان کے بال کھلے رہتے ہیں۔ بعض خواتین کی کلائیاں کھلی رہتی ہیں۔ بعض خواتین کے کان کھلے رہتے ہیں۔ بعض خواتین اتنا چھوٹا دوپٹہ استعمال کرتی ہیں کہ اس کے نیچے بال لٹکے نظر آتے ہیں۔ یہ سب طریقے ناجائز ہیں اور اگر نماز کے دوران چہرے، ہاتھ اور پاؤں کے سوا جسم کا کوئی عضو بھی چوتھائی کے برابر اتنی دیر کھلا رہ گیا جس میں تین مرتبہ سبحان ربی العظیم کہا جا سکے تو نماز ہی نہیں ہوگی۔ اس سے کم کھلا رہ گیا تو نماز ہو جائے گی۔ مگر گناہ ہوگا۔

۲...... خواتین کے لئے کمرے میں نماز پڑھنا برآمدے سے افضل ہے اور برآمدے میں پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔

۳...... عورتوں کو نماز شروع کرتے وقت ہاتھ کانوں تک نہیں بلکہ کندھوں تک اٹھانے چاہئیں۔ وہ بھی دوپٹے کے اندر ہی سے اٹھانے چاہئیں۔ دوپٹے سے باہر نہ نکالے جائیں۔ (بہشتی زیور)

۴...... عورتیں ہاتھ سینے پر اس طرح باندھیں کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ دیں۔ انہیں مردوں کی طرح ناف پر نہ باندھنے چاہئیں۔

۵...... رکوع میں عورتوں کے لئے مردوں کی طرح کمر کو بالکل سیدھا کرنا ضروری نہیں۔ عورتوں کو مردوں کے مقابلے میں کم جھکنا چاہئے۔ (طحطاوی علی المراقی ص۱۴۱)

۶...... رکوع کی حالت میں مردوں کو انگلیاں گھٹنوں پر کھول کر رکھنی چاہئیں۔ لیکن عورتوں کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ انگلیاں ملا کر رکھیں۔ یعنی انگلیوں کے درمیان فاصلہ نہ ہو۔ (درمختار)

۷...... عورتوں کو رکوع میں اپنی ٹانگیں بالکل سیدھے نہ رکھنے چاہئیں۔ بلکہ گھٹنوں کو آگے کی طرف ذرا سا خم دے کر کھڑا ہونا چاہئے۔ (درمختار)

۸...... مردوں کو حکم یہ ہے کہ رکوع میں ان کے بازو پہلوؤں سے جدا اور تنے ہوئے ہوں۔ لیکن عورتوں کو اس طرح کھڑا ہونا چاہئے کہ ان کے بازو پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں۔ (ایضاً)

۹...... عورتوں کو دونوں پاؤں ملا کر کھڑا ہونا چاہئے۔ خاص طور پر دونوں ٹخنے تقریباً مل جانے چاہئیں۔ پاؤں کے درمیان فاصلہ نہ ہونا چاہئے۔ (بہشتی زیور)

۱۰...... سجدے میں جاتے وقت مردوں کے لئے یہ طریقہ بیان کیا گیا ہے کہ جب تک گھٹنے زمین پر نہ ٹکیں اس وقت تک سینہ نہ جھکائیں۔ لیکن عورتوں کے لئے یہ طریقہ نہیں ہے۔ وہ شروع ہی سے سینہ جھکا کر سجدے میں جاسکتی ہیں۔

۱۱...... عورتوں کو سجدہ اس طرح ادا کرنا چاہئے کہ ان کا پیٹ رانوں سے اور بازو پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں۔ نیز عورت پاؤں کو کھڑے کرنے کی بجائے انہیں دائیں طرف نکال کر بچھا دے۔

۱۲...... مردوں کے لئے سجدے میں کہنیاں زمین پر رکھنا منع ہے۔ لیکن عورتوں کو کہنیوں سمیت پوری کلائیاں زمین پر رکھ دینی چاہئیں۔ (درمختار)

۱۳...... سجدوں کے درمیان اور التحیات پڑھنے کے لئے جب بیٹھنا ہو تو بائیں کولہے پر بیٹھیں اور دونوں پاؤں دائیں طرف کو نکال دیں اور دائیں پنڈلی پر رکھیں۔ (طحاوی)

۱۴...... مردوں کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ رکوع میں انگلیاں کھول کر رکھنے کا اہتمام کریں اور سجدے میں بند رکھنے کا۔ نماز کے باقی افعال میں انہیں اپنی حالت پر چھوڑ دیں۔ نہ بند کرنے کا اہتمام کریں نہ کھولنے کا۔ لیکن عورت کے لئے ہر حالت میں حکم یہ ہے کہ وہ انگلیوں کو بند رکھے۔ یعنی ان کے درمیان فاصلہ نہ چھوڑے۔ رکوع، سجدے، دو سجدوں کے درمیان اور قعدوں میں بھی۔

۱۵...... عورتوں کا جماعت کرنا مکروہ ہے۔ ان کے لئے اکیلی نماز پڑھنا ہی بہتر ہے۔ البتہ اگر گھر کے محرم افراد گھر میں جماعت کر رہے ہوں تو ان کے ساتھ جماعت میں شامل ہو جانے میں کچھ حرج نہیں۔ لیکن ایسے مردوں کے بالکل پیچھے کھڑا ہونا ضروری ہے۔ برابر میں ہرگز کھڑی نہ ہوں۔

مسجد کے چند ضروری آداب

۱...... مسجد میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں اندر رکھیں اور یہ دعا پڑھیں: بسم اللہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ اللّٰھم افتح لی ابواب رحمتک!

۲...... مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ نیت کرلیں کہ جتنی دیر مسجد رہوں گا نفلی اعتکاف میں رہوں گا۔

۳...... داخل ہونے کے بعد اگلی صف میں بیٹھنا افضل ہے۔ لیکن اگر جگہ بھر گئی ہو تو جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔ لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے بڑھنا جائز نہیں۔

۴...... جو لوگ مسجد میں پہلے سے بیٹھے ذکر یا تلاوت میں مشغول ہوں ان کو سلام نہیں کرنا چاہیے۔ البتہ اگر ان میں سے کوئی از خود متوجہ ہو اور ذکر وغیرہ میں مشغول نہ ہو تو ان کو سلام کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

۵...... مسجد میں سنتیں یا نفل پڑھنی ہو تو اس کے لئے ایسی جگہ کا انتخاب کریں جہاں سامنے سے لوگوں کے گزرنے کا احتمال نہ ہو۔ بعض لوگ پچھلی صفوں میں نماز شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ ان کے سامنے اگلی صفوں میں جگہ خالی ہوتی ہے۔ چنانچہ ان کی وجہ سے دور تک لوگوں کے لئے گزرنا مشکل ہو جاتا ہے اور انہیں لمبا چکر کاٹ کر جانا پڑتا ہے۔ ایسا کرنا گناہ ہے اور اگر کوئی شخص ایسی حالت میں نمازی کے سامنے سے گزر گیا تو اس کے گزرنے کا گناہ بھی نماز پڑھنے والے پر ہوگا۔

۶...... مسجد میں داخل ہونے کے بعد اگر نماز میں کچھ دیر ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں تحیۃ المسجد کی نیت سے پڑھ لیں۔ اس کا بہت ثواب ہے۔ اگر وقت نہ ہو تو سنتوں ہی میں تحیۃ المسجد کی نیت کر لیں اور اگر سنتیں پڑھنے کا وقت نہیں ہے اور جماعت کھڑی ہے تو فرض میں بھی یہ نیت کی جا سکتی ہے۔

۷...... جب تک مسجد میں بیٹھیں ذکر کرتے رہیں۔ درود پاک اور تیسرے کلمے کا ورد کرتے رہیں۔

۸...... مسجد میں بیٹھنے کے دوران بلا ضرورت باتیں نہ کریں۔ نہ کوئی ایسا کام کریں جس سے نماز پڑھنے والوں یا ذکر کرنے والوں کی عبادت میں خلل آئے۔

۹...... نماز کھڑی ہو تو اگلی صفوں کو پہلے پر کریں۔ اگر اگلی صفوں میں جگہ خالی ہو تو پچھلی صف میں کھڑا ہونا جائز نہیں ہے۔

۱۰...... جمعہ کا خطبہ دینے کے لئے جب امام منبر پر آ جائے تو اس وقت سے نماز ختم ہونے تک بولنا یا نماز پڑھنا یا کسی کو سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا جائز نہیں ہے۔ اس دوران اگر کوئی شخص بولنے لگے تو اسے چپ رہنے کی تاکید کرنا بھی جائز نہیں۔

۱۱...... خطبہ کے دوران اس طرح بیٹھنا چاہیے جیسے التحیات میں بیٹھتے ہیں۔ بعض لوگ پہلے خطبہ میں ہاتھ باندھ کر بیٹھتے ہیں اور دوسرے خطبے میں ہاتھ رانوں پر رکھ لیتے ہیں۔ یہ طریقہ بے اصل ہے۔ دونوں خطبوں میں ہاتھ رانوں پر رکھ کر بیٹھنا چاہیے۔

۱۲...... ہر ایسے کام سے پرہیز کریں جس سے مسجد میں گندگی ہو۔ بدبو پھیلے یا کسی دوسرے کو تکلیف پہنچے۔

۱۳...... کسی دوسرے شخص کو کوئی غلط کام کرتے دیکھیں تو چپکے سے نرمی کے ساتھ سمجھائیں۔ اس کو برسر عام رسوا کرنے، ڈانٹ ڈپٹ یا لڑائی جھگڑے سے مکمل پرہیز کریں۔

۱۴...... مسجد سے نکلتے وقت بایاں پاؤں باہر نکالیں اور یہ دعا پڑھیں: بسم اللہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ اللّٰھم انی اسئلک من فضلک!

سخت وتنگ دل حکمراں پر لعنت

مفتی محمد ثمین اشرف قاسمی

حضرت عائشہؓ روایت فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے گھر میں رسول اللہ ﷺ سے سنا: اے اللہ! میری امت کے کسی معاملہ کا جب تو کسی شخص کو ولی ونگراں بنا اور وہ لوگوں پر سختی وتنگی، مشقت ومعصیت مسلط کردے تو اس پر بھی حالات کو سخت وتنگ کردے اور جو ولی بنے میری امت کا کسی معاملے کا تو وہ نرمی کا معاملہ کرے امت پر تو اے اللہ! تو بھی نرم ہوجا اس پر۔ (بخاری ومسلم)

اور ابن عوانہ نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے کہ: جو ولی ونگراں بنے اور کسی بھی معاملے میں ان پر دشوار ومشکلات ڈال دے تو اس پر اللہ کی بہلت ولعنت ہو۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ بہلت کیا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی لعنت۔ (ترغیب، صحیح ابن عوانہ)

حاکم جو کھائے وہی عوام اور رعیت کو سہولت بہم پہنچائے

حکمران و ولی کو نرم خو اور نرم جو ہونا چاہئے۔ جو اپنی ذات کے لئے پسند کرے وہی اپنی رعیت وعوام کے لئے پسند کرے۔ حضرت عمرؓ نے اپنے عہد خلافت میں ''آذربائیجان'' کے ایک گورنر کو لکھا کہ: ''یہ ولایت وقیادت جو تم کو ملی ہے نہ تمہاری نہ تمہارے باپ کی جدوجہد سے ملی ہے۔ (بلکہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے عطاء ہوئی ہے) لہٰذا جو تم کھاتے ہو وہی مسلمان کو ان کی آرام گاہوں میں کھلاؤ اور سیراب کرو۔ خبردار! عیش عشرت، ناز واداء والی زندگی سے بچنا اور خبردار مشرکین کی عادات واخلاق، چال ڈھال، لباس وہیئت سے بچنا اور ریشم کے استعمال سے دور رہنا۔'' (مسلم)

حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ما من امتی احد ولی من امر الناس شیئا لم یحفظھم بما یحفظ بہ نفسہ الا لم یجد رائحۃ الجنۃ'' میری امت میں جب کوئی لوگوں کے امور کا نگراں بنے۔ کچھ بھی اور وہ لوگوں کی ایسی حفاظت ونگرانی نہ کرے۔ جیسی وہ خود اپنی کرتا ہے تو وہ حکمران و والی جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔ (طبرانی، ترغیب ج۳ ص۱۷۵)

الغرض بے شمار وعیدیں احادیث میں وارد ہیں جن کا احاطہ ممکن نہیں۔ جس حاکم کو احکم الحاکمین کی جناب میں پیشی کا خوف اور اپنی آخرت کی تباہی وبربادی سے بچنے کی فکر دامن گیر ہوگی وہ مؤمنانہ صفات اور اخوت ومساوات، رحم دلی اور رعیت کے ساتھ جود وسخا کا معاملہ کرے گا اور جو فکر آخرت سے غفلت برتے گا اور رعیت وعوام کے اوپر ظلم وستم کرے گا اپنے عشرت کردہ کو جاہ وباہ کی شہوت رانی میں صرف کرے گا تو بالآخر ایک دن موت اس کے انجام کو سامنے کردے گی۔ اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت کرے۔ آمین!

اولاد کی تربیت کے لئے چند زریں اصول

انتخاب: مولانا محمد وسیم اسلم

ڈاکٹر عبدالکریم بکاء شامی شہری ہیں اور دنیا بھر میں اپنے منفرد مقالات کی بناء پر جانے پہچانے جاتے ہیں۔ چالیس سے زیادہ کتابوں کے مؤلف ہیں۔ سعودی عرب کی یونیورسٹی میں پڑھا چکے ہیں۔ وہ کہتے ہیں:

والدین اس انتظار میں نہ رہیں کہ تربیت گاہیں ان کی اولاد کو اچھا شہری بنائیں گی۔ انہیں خود اس ذمہ داری کو پورا کرنا ہوگا کہ اپنے بچوں کو معاشرے کا ذمہ دار بنائیں۔ اچھا ہو کہ والدین گھروں میں کچھ ایسے ہلکے پھلکے قوانین بنائیں جن پر عمل کر کے بچوں کے کردار میں پختگی آئے اور ان میں احساس ذمہ داری پیدا ہو۔ اس ضمن میں چند ہدایات ہیں، والدین کو جو مناسب لگے وہ اختیار کریں یا ان میں ترمیم و اضافہ کرلیں:

۱...... فجر سے پہلے یا فجر کے وقت ہر بچے اور بڑے کو جاگنا ہوگا۔

۲...... گھر کا ہر فرد نماز وقت پر ادا کرے گا۔

۳...... گھر کا ہر فرد روزانہ قرآن مجید کی تلاوت کرے گا۔

۴...... گھر میں ''السلام علیکم'' کو فروغ دیں، ہر فرد ہر ایک کو سلام کرے۔

۵...... مہربانی اور جزاک اللہ کے کلمات ادا کریں اور غلطی کو تسلیم کریں۔

۶...... مار پٹائی، گالم گلوچ یا لعن طعن نہیں ہوگا۔

۷...... اپنے محسوسات اور خیالات ادب واحترام کے ساتھ بڑوں کو بتائیں۔

۸...... جو جس چیز کو (دروازہ، کھڑکی، ڈبہ) کھولے اسے بند بھی کرے گا، کچھ گر جائے تو اسے اٹھا کر صاف کر کے رکھے گا۔ جہاں اس کی جگہ ہے وہاں پر رکھے گا۔

۹...... آپ کا کمرہ خالص آپ کی ذمہ داری ہے۔ اس کو صاف ستھرا رکھیں۔

۱۰...... بات ٹوکے بغیر سنی جائے، توجہ سے سنی جائے اور درمیان میں کوئی بات کو نہ کاٹے۔

۱۱...... دوسروں کے سامنے اتنے دھیمے لہجے میں بات نہ کریں کہ سنائی نہ دے اور نہ گفتگو اتنی تیز ہو کہ الفاظ سمجھ میں نہ آئیں۔

۱۲...... جو ملنے آئے وہ بھی ان قوانین کا احترام کرے۔

۱۳...... گھر کا کوئی فرد بھی الگ سے کسی اور کمروں میں کچھ نہ کھائے۔ سب مل جل کر کھانا کھائیں۔

۱۴...... کھانے کے وقت سب کی حاضری اور شمولیت کو ضروری بنائیں۔
۱۵...... فون اور کمپیوٹر وغیرہ صبح ۹ ربجے سے رات ۹ ربجے کے درمیان ہی استعمال کیا جا سکتا ہے۔
۱۶...... رات کو ۱۰ ربجے کے بعد کوئی گھر سے باہر نہ ہو اور ۱۱ ربجے کے بعد کوئی نہ جاگے۔
۱۷...... والدین اور بزرگوں کا احترام ضروری ہے اور گھر کے بزرگ/ والدین کوئی بات مشورہ یا حکم دیں تو اسے ماننا ہوگا۔
۱۸...... مل کر بیٹھنے کا وقت طے کیا جائے۔ کسی قسم کا موبائل/فون کا استعمال اس وقت منع ہوگا۔
۱۹...... اپنا کام ہر کوئی خود کرے گا۔ دوسرے پر حکم نہیں جھاڑے گا۔ ہاں! گھر کے بڑے اپنا کام کسی کو بھی کہہ سکتے ہیں۔
۲۰...... خاندان کی ضروریات، دوسری ہر ضرورت پر مقدم ہوں گی۔
۲۱...... گھر کے افراد گھر اور گھر میں موجود ہر شئے کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔
۲۲...... کسی کے کمرے یا علیحدگی والی جگہ پر دروازہ کھٹکھٹائے یا اس کی اجازت کے بغیر داخل نہیں ہوگا۔
۲۳...... مہمان اللہ کی رحمت ہیں۔ اس لئے مہمان کے آنے پر خوش ہوں اور انہیں دل سے خوش آمدید کیا جائے۔ مہمان کی خاطر مدارت کریں۔ ان کا اکرام کریں۔ چاہے اس کے لئے قرض کیوں نہ لینا پڑے۔
۲۴...... اگر اپنی اولاد کو ''عم'' (تیسواں) پارہ کی سورتیں، سورۃ یٰسین، سورۃ واقعہ اور سورۃ ملک حفظ کروا دیں تو آپ ان کی طرف سے بے فکر ہو سکتے ہیں۔

یاد رکھیں اولاد کی تربیت ایک مشکل کام ہے۔ جسے ہفتے کے سات دن اور دن کے چوبیس گھنٹے انجام دینے کی ضرورت ہے۔ (خواتین کا اسلام ۱۰ ر اکتوبر ۲۰۱۸ء)

دو آیات پڑھنا یا سیکھنا دو عمدہ اونٹنیوں سے بہتر

حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ: ہم مسجد نبویؐ کے صفہ (چبوترہ) پر بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: ''تم میں سے کون یہ پسند کرتا ہے کہ وہ صبح صبح وادی بطحان یا وادی عقیق جائے اور وہاں سے بغیر کسی گناہ یا قطع رحمی کے دو بلند کوہان اور موٹی تازہ اونٹنیاں لے کر آئے۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! ہم سب یہ پسند کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صبح کے وقت مسجد میں جا کر قرآن کی دو آیات پڑھنا یا سیکھنا دو عمدہ اونٹنیاں ملنے سے بہتر ہے۔ تین آیات تین اونٹنیوں سے اور چار آیات چار اونٹنیوں سے بہتر ہے۔ اس طرح جتنی آیات پڑھو گے اتنی ہی تعداد میں اونٹنیاں ملنے سے بہتر ہے۔''

میاں حافظ منظور احمد جالندھری ﷫ کا وصال

مولانا اللہ وسایا

جناب میاں حافظ حاجی منظور احمد ۲۹ ستمبر ۲۰۱۸ء کو رحیم یار خان میں وصال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! رحیم یار خان میں امام التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری ﷫، حافظ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ درخواستی ﷫، حضرت مولانا خواجہ خان محمد ﷫، حضرت مولانا غلام ربانی اور دیگر حضرات اکابر کے میزبان حضرت حاجی فقیر اللہ مرحوم کو ۱۹۵۰ء میں اللہ رب العزت نے صاحبزادہ دیا۔ جن کا نام منظور احمد تجویز ہوا۔ بڑے ہوکر انہوں نے قرآن مجید حفظ کرنا شروع کیا۔ خیرالمدارس ملتان سے حفظ کی تکمیل کی۔ بہت پختہ مشق حافظ تھے۔ تیس سال تسلسل کے ساتھ مصلی سنایا۔

حضرت حافظ منظور احمد ﷫ کو حرمین شریفین کی بارہا حاضری کی اللہ تعالیٰ نے توفیق مرحمت فرمائی۔ تین حج اور دس عمرے کئے۔ صحت کے زمانہ میں خانقاہ سراجیہ میں اپنے مرشد خانہ پر سال میں کئی دفعہ جانے کا معمول رہا۔ چناب نگر کانفرنس پر بلاناغہ تشریف لاتے۔ ختم نبوت کے کام کے سلسلہ میں مقامی جماعت رحیم یار خان کے ساتھ شانہ بشانہ رہتے۔ بہت ہی معاملہ فہم اور زیرک انسان تھے۔ تمام دینی مدارس کے معاون تھے۔ جامع مسجد غلہ منڈی کے حاضر باش نمازی تھے۔ حق تعالیٰ نے انہیں خوبیوں سے سرفراز فرمایا تھا۔ بہت ہی دوست پرور تھے۔

کچھ عرصہ سے شوگر نے گھیر رکھا تھا۔ صحت گرنا شروع ہوئی۔ لیکن ایسے باہمت انسان تھے کہ تمام معمولات دینی ودنیوی برابر جاری رکھے۔ قرآن مجید کی منزل ایسی پختہ تھی کہ بیماری کے باوجود تلاوت کا ناغہ نہ ہونے دیتے۔

آپ کے اکلوتے صاحبزادہ مولانا منصور احمد نے آپ کا نماز جنازہ پڑھایا۔ سکول کا گراؤنڈ شرکاء سے اٹا ہوا تھا۔ اس بج دھج سے آخرت کو روانہ ہوئے کہ دنیا عش عش کر اٹھی۔ اسی دن شام کو خانقاہ سراجیہ کے سجادہ نشین مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب تعزیت کے لئے تشریف لائے۔ حق تعالیٰ مرحوم کی بال بال مغفرت فرمائیں۔ خوب انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق نصیب فرمائیں۔ ادارہ لولاک مرحوم کے جملہ اقارب کے اس صدمہ میں برابر کا شریک غم ہے۔

عقیدۂ ختم نبوت کی فضیلت واہمیت

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

عقیدہ ختم نبوت دین اسلام کی بنیاد ہے۔ پورے دین کی عمارت عقیدہ ختم نبوت پر قائم ہے۔ قرآن پاک کی ایک سوآیات میں عقیدہ ختم نبوت کو بیان کیا گیا ہے۔ سرور دوعالم ﷺ نے دوسو سے زائد احادیث میں اس عقیدہ کو بیان کیا ہے۔ امت مسلمہ کی سب سے اہم اور مقدس شخصیات صحابہ کرام ؓ نے سیدنا صدیق اکبر ؓ کے دور خلافت میں سب سے پہلا اجماع جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے خلاف اعلان جہاد پر کیا اور عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کی۔ عقل صحیح کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جس چیز کی ابتداء ہو اس کی انتہاء بھی ہونی چاہئے۔ سلسلہ نبوت کی ابتداء حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی اور انتہاء سرور دوعالم ﷺ کی ذات گرامی پر۔ چنانچہ آقائے نامدار ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: ”اول الانبیاء آدم وآخرھم محمد ﷺ“

دینی تاریخ میں عالم چار ہیں: ۱...... عالم ارواح۔ ۲...... عالم دنیا۔ ۳...... عالم برزخ۔ ۴...... عالم آخرت۔ جب ہم عالم ارواح کو دیکھتے ہیں تو عالم ارواح میں حضور ﷺ کی نبوت ورسالت کا پرچار ہوتا نظر آتا ہے۔ چنانچہ پروردگار عالم جل شانہ فرماتے ہیں:

”واذاخذ اللہ میثاق النبیین لما آتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتومننن بہ ولتنصرنہ قال ءاقررتم واخذتم علی ذالکم اصری قالو اقررنا قال فاشھدوا وانامعکم من الشاھدین:“ (آل عمران:۸۱)

اس آیت کریمہ میں اللہ پاک نے عالم ارواح میں ہونے والے ایک عہد وپیمان کا تذکرہ فرمایا ہے۔ جو ازل میں اللہ پاک نے تمام انبیائے کرام علیہم السلام سے رحمت دوعالم ﷺ کے بارے میں لیا کہ اگر آپ کی زندگی میں محمد ﷺ تشریف لائیں تو آپ ان پر ایمان بھی لائیں اور ان کی نصرت وامداد بھی کریں۔ اس عہد ومیثاق میں حضور ﷺ کی کمال درجہ کی بلندی شان بیان کی گئی ہے کہ انبیاء بھی آپ ﷺ پر ایمان لائیں گے اور ان کی مدد ونصرت فرمائیں گے۔ چنانچہ مختلف مواقع میں یہ بلندیٔ شان واضح کی گئی ہے۔ جیسے لیلۃ المعراج میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھنا۔ عالم آخرت میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا آپ ﷺ کے جھنڈے کے نیچے جمع ہونا۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا اپنے اپنے دور میں آپ ﷺ کی آمد کی بشارت وخبر دینا۔ مزید عملی طور پر اس عہد کی تکمیل کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر اٹھایا جانا، قیامت کے قریب دوبارہ دنیا میں تشریف لاکر

آپ ﷺ کی امت اور آپ ﷺ کے دین کی نصرت وامداد کرنا یہ سب حضور ﷺ کی بلندی شان کو واضح کرتے ہیں۔

عالم دنیا میں آپ ﷺ کی ختم نبوت کا تذکرہ

سب سے پہلے انسان (حضرت آدم علیہ السلام) جب دنیا میں تشریف لائے تو ان کے دونوں شانوں (کندھوں) کے درمیان لکھا ہوا تھا: ’’بین کتفی آدم مکتوب محمد رسول اللہ وخاتم النبیین:‘‘ (خصائص الکبریٰ ص۱۹ جلد اول)

نیز جب آدم علیہ السلام دنیا میں تشریف لائے تو سب سے پہلی آواز جو ان کے کانوں سے ٹکرائی وہ حضور ﷺ کی رسالت ونبوت سے متعلق تھی۔

چنانچہ حدیث پاک میں آتا ہے: ’’فنزل جبریل فنادیٰ بالآذان اللہ اکبر مرتین اشھد ان لا الہ الا اللہ مرتین واشھد ان محمد رسول اللہ مرتین قال آدم من محمد فقال ھو آخر ولدك من الانبیاء‘‘ (ابن عساکر، کنزالعمال جلد۱۱ حدیث نمبر۳۲۱۳۹)

جب حضرت آدم علیہ السلام ہند میں نازل ہوئے، انہوں نے وحشت (اجنبیت) محسوس کی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور کلمات اذان ارشاد فرمائے۔ ان کلمات میں اشھد ان محمد رسول اللہ دو مرتبہ فرمایا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے پوچھا کہ محمد ﷺ کون ہیں؟ تو جبرائیل امین علیہ السلام نے جواب میں فرمایا کہ وہ آپ کی اولاد میں سے آخری نبی ہیں۔

عالم برزخ

عالم برزخ یعنی مرنے کے بعد قبر میں جب منکر نکیر (سوال وجواب کے فرشتے) میت کو زندہ کرتے ہیں اور اس سے تین معروف سوال کرتے ہیں۔ تیرا رب کون ہے؟۔ تیرا دین کیا ہے؟۔ تیرا نبی کون ہے؟۔ تو میت جواب میں کہتی ہے: ’’ربی اللہ وحدہ لاشریك لہ...... الاسلام دینی...... ومحمد نبی...... وھو خاتم النبیین فیقولان صدقت:‘‘

یعنی میرا رب وہ اللہ ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔ میرا دین اسلام ہے۔ اور حضرت محمد ﷺ میرے نبی ہیں اور وہ آخری نبی ہیں۔ (تفسیر درمنثور ج۶ ص۱۶۰)

عالم آخرت میں حضور ﷺ کی ختم نبوت کا تذکرہ

چنانچہ حدیث شفاعت میں ہے جب انسان تھک ہار کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور ان سے شفاعت کی درخواست کریں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام جواب میں فرمائیں گے کہ میں آج

شفاعت کی پوزیشن میں تو نہیں۔ البتہ میں تمہاری رہنمائی کرسکتا ہوں: ’’اذھبوا الیٰ غیری اذھبوا الیٰ محمد فیاتون محمداﷺ فیقولون یا محمد انت رسول اللہ وخاتم الانبیاء‘‘

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ حضرت محمدﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں، تو لوگ حضرت محمدﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور کہیں گے یا محمدﷺ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔

(بخاری ج۲ ص۶۸۵)

کلمہ شہادت کی طرح ختم نبوت بھی ایمان کا جزو ہے

حضرت زید بن حارثہؓ بچپن میں اغواء ہوئے اور فروخت ہوتے ہوئے حضورﷺ کی خدمت میں پہنچے۔ ان کے خاندان والوں کو جب پتہ چلا کہ زید حضورﷺ کے پاس ہیں۔ وہ آئے اور آکر کہا اے زید! اٹھو اور ہمارے ساتھ چل۔ تو میں (زید) نے کہا کہ میں حضورﷺ کی خدمت کے مقابلہ میں ساری دنیا کو کچھ نہیں سمجھتا اور نہ آپ کے سوا کسی اور کا ارادہ رکھتا ہوں۔ تو میرے رشتہ دار حضورﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ اس لڑکے کے بدلہ میں آپ کو بہت سارا مال دینے کے لئے تیار ہیں۔ اس لڑکے کو ہمارے ساتھ بھیج دیجئے۔ اس پر انہیں حضورﷺ نے فرمایا: ’’اسئلکم ان تشھدوا ان لاالہ الا اللہ وانی خاتم الانبیاء ورسلہ ارسلہ معکم‘‘ میں تم سے کہتا ہوں کہ تم اس بات کی شہادت دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں اللہ کے نبیوں اور رسولوں میں سے آخری ہوں تو میں اس کو تمہارے ساتھ بھیج دوں گا۔ (مستدرک حاکم ج۳ ص۲۱۴)

اس حدیث پاک میں حضورﷺ نے عقیدہ ختم نبوت کو کلمہ شہادت کی طرح ایمان کا جزو قرار دیا۔

علامہ ابن نجیم اپنی شہرہ آفاق کتاب ’’الاشباہ والنظائر‘‘ میں تحریر فرماتے ہیں: ’’اذا لم یعرف الرجل ان رسول اللہ ﷺ آخر الانبیاء فلیس بمسلم فانہ من الضروریات‘‘

(الاشباہ والنظائر ص۱۰۲)

جس کو یہ معلوم نہیں کہ حضورﷺ آخری نبی ہیں وہ مسلمان نہیں۔ کیونکہ عقیدہ ختم نبوت ضروریات دین میں سے ہے اور ضروریات دین میں سے کسی ایک کا بھی انکار کرنا کفر ہے۔

قرآن وسنت کی روشنی میں امت کا اجماعی عقیدہ ہے کہ جس طرح نبوت کا دعویٰ کرنا کفر ہے۔ ایسے ہی نبوت کی تمنا کرنا بھی کفر ہے۔ چنانچہ علامہ حلبی ؒ فرماتے ہیں: ’’لو تمنیٰ فی زمن نبیا اوبعدہ ان لوکان نبیا فیکفر فی جمیع ذالک والظاھر لافرق بین تمنیٰ ذالک باللسان اوالقلب‘‘

اگر کوئی انسان ہمارے نبیﷺ کی زندگی میں یا آپﷺ کی وفات کے بعد نبوت کی تمنا کرے تو

ان تمام امور کی وجہ سے کافر ہو جائے گا۔ اور ظاہر ہے کہ تمنا زبان کے ساتھ ہو یا دل میں اس میں کوئی فرق نہیں۔ جب ایک شخص نبوت کی تمنا سے کافر ہو جاتا ہے تو دعویٰ نبوت اس سے بھی بڑا کفر ہوگا۔ پھر مدعی نبوت پر ایمان لانا بڑی جرأت کی بات ہے۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ کے بعد مدعی نبوت سے علامت نبوت طلب کرنا بھی کفر ہے۔ چنانچہ امام اعظم ابوحنیفہ ؒ فرماتے ہیں: ''من طلب منه علامة فقد كفر لقول النبی ﷺ لا نبی بعدی'' جو کسی مدعی نبوت سے نبوت کی نشانی طلب کرے تو کافر ہو جائے گا۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ فرما چکے ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (مناقب صدر الائمہ المکی ص۱۶۱ جلد اول)

الغرض عقیدہ ختم نبوت اتنا اہم اور ضروری ہے کہ اس میں کسی قسم کا تامل کرنا بھی خالص کفر ہے۔

آپ خود اندازہ فرمائیں کہ مرزا قادیانی نے نہ صرف حضور ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا بلکہ بیسیوں دعوے کئے۔ لہٰذا مرزا قادیانی یا کسی ایسے مدعی نبوت کو نبی ماننا، مجدد، امام مہدی، مذہبی رہنما، مسیح ماننا تو درکنار اسے مسلمان سمجھنا یا اس کے کفر میں شک کرنا بھی ایک مسلمان کو کافر بنا دیتا ہے۔ عرب وعجم اور دنیا بھر کے علماء کرام کا متفقہ فتویٰ ہے ایسے مدعی نبوت کذاب ودجال، مرتد، زندیق اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

خیر القرون کے زمانہ سے امت مسلمہ عقیدہ ختم نبوت کی چوکیداری کرتی چلی آرہی ہے اور یہاں تک حساس ہے اور اس کا متفقہ عقیدہ ہے کہ: ''من شك فی كفره وعذابه فقد كفر'' یعنی جو شخص مدعی نبوت کے کفر اور اس کے عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

غرض یہ کہ عالم ارواح ہو یا عالم دنیا، عالم برزخ ہو یا عالم آخرت، تمام جہانوں میں حضور ﷺ کی ختم نبوت کا ہی چرچا نظر آتا ہے۔ ختم نبوت پر ایمان پورے دین پر ایمان ہے۔ ختم نبوت پر ایمان قرآن پاک پر ایمان ہے۔ ختم نبوت پر ایمان احادیث نبویہ پر ایمان ہے۔ ختم نبوت پر ایمان صحابہ کرامؓ پر ایمان ہے۔ ختم نبوت پر ایمان اہل بیتؓ کو ماننا ہے۔ ختم نبوت کا انکار پورے دین اسلام کا انکار ہے۔ ختم نبوت کا انکار قرآن پاک کی حقانیت کا انکار ہے۔ ختم نبوت کا انکار احادیث نبویہ پر عدم اعتماد ہے۔ ختم نبوت کا انکار صحابہ کرامؓ کی عظمت کا انکار ہے۔ گویا عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور اس کی بقا اصل الاصول اور افرض الفرائض ہے۔

علماء کرام فرماتے ہیں: ''من لم یعرف ان محمداً خاتم الانبیاء فلیس بمسلم'' جیسا کہ پہلے گزرا۔ یعنی مسلمان ہونے کے لئے حضور ﷺ کو آخری نبی جاننا اور ماننا دونوں ضروری ہیں۔ قصہ مختصر عقیدہ ختم نبوت قرآن پاک کی ننانوے آیات سے ثابت ہے۔ نیز یہ عقیدہ دوسودس احادیث سے ثابت ہے۔ عقیدہ ختم نبوت تواتر سے ثابت ہے۔ عقیدہ ختم نبوت اجماع امت سے ثابت ہے۔ یعنی صحابہ کرامؓ کا سیدنا صدیق اکبرؓ کے دور خلافت میں سب سے پہلا اجماع عقیدہ ختم نبوت پر ہوا۔ اس عقیدہ کے تحفظ

کے لئے سیدنا صدیق اکبرؓ کے دور خلافت میں بارہ سو صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ نے جام شہادت نوش فرمایا۔ جن میں سات سو حفاظ وقراء اور ستر بدری صحابہ کرامؓ تھے۔ عقیدہ ختم نبوت کی برکت سے اللہ پاک نے امت مسلمہ کو ''اجماع امت'' کی سعادت سے سرفراز فرمایا۔

جنگ یمامہ میں بارہ سو صحابہ کرامؓ وتابعینؒ شہید ہونے کے بعد قرآن پاک کو کاغذ پر اتارنے اور جمع کرنے کا اہتمام کیا گیا۔ حضورﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والے سے دلیل طلب کرنے کو کفر قرار دیا گیا۔

قرآن کریم کا قیامت کی صبح تک باقی رہنا بھی ختم نبوت کی دلیل ہے۔ کیونکہ اس وقت دنیا میں کسی آسمانی کتاب کے حافظ موجود نہیں۔ جبکہ قرآن پاک کے حفاظ دو کروڑ سے زائد موجود ہیں۔ پہلی کتابیں عارضی اور وقتی ضرورت کے لئے نازل ہوئیں۔ اس لئے اب یہ اپنی اصل شکل میں دنیا میں کہیں بھی موجود نہیں۔ قرآن پاک دائمی ہے۔ اس لئے اس کے حفاظ ہر زمانے میں رہے اور رہیں گے۔ ان شاء اللہ!

پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کی عبادت گاہیں عارضی تھیں۔ اس لئے ان کی امتیں اپنی عبادت گاہیں بیچ دیتی ہیں۔ رحمت دو عالمﷺ کی نبوت جس طرح دائمی اور ابدی ہے اسی طرح مساجد جس خطہ اراضی پر بن گئیں وہ بھی ختم نبوت کی برکت سے دائمی اور ابدی ہوگئیں۔ مساجد کو فروخت کرنا اور انہیں دوسرے مقاصد کے لئے استعمال کرنا حرام ہے۔

اس تفصیل سے یہ سمجھ آیا کہ ختم نبوت کا عقیدہ کتنا اہم اور اس کی حفاظت کتنی ضروری ہے۔ امت مسلمہ کا فرض ہے کہ وہ حضورﷺ کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے سر دھڑ کی بازی لگائیں اور رحمت عالمﷺ کی ختم نبوت پر کسی کو نقب زنی نہ کرنے دیں۔ چونکہ مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کرکے اس عقیدہ پر نقب زنی کی۔ لہٰذا مرزا قادیانی کو نبی اور مذہبی رہنما ماننے والوں سے مجلسی، اقتصادی اور عمرانی ہر قسم کا بائیکاٹ کرنا مسلمانوں کے لئے ضروری امر ہے۔

خطبہ جمعۃ المبارک کمالیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کمالیہ کے زیر اہتمام ۲۸ ستمبر ۲۰۱۸ء کا خطبہ جمعہ خضری مسجد ذیشان کالونی میں پیر جی عتیق الرحمن کی زیر صدارت اور محترم راؤ جمشید و مولانا عبداللطیف کی زیر نگرانی ہوا۔ مولانا اللہ وسایا اور مولانا محمد خبیب مبلغ ٹوبہ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ مقررین نے کہا کہ حکومت کی قادیانیت نوازی میاں عاطف کی شکل میں یا کسی اور شکل میں اسلامیان پاکستان قطعاً برداشت نہیں کریں گے ارباب اقتدار سابقہ حکومتوں کے زوال سے سبق حاصل کریں اور قادیانیوں کو آئین کا پابند بنائیں۔

حیات عیسیٰ علیہ السلام کی عقلی حیثیت

مولانا بدر عالم میرٹھی رحمہ اللہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے۔ جس میں قرآن وحدیث کی تصریحات اور اجماع کی پوری قوت کے پیش نظر کسی اختلاف کی قطعاً گنجائش نہیں۔ قادیانیوں نے ان حقائق پر تاویل وتحریف کا چھرا جس بے دردی سے چلایا ہے کسی اہل فہم سے مخفی نہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت نصیب فرمائیں۔

حیات مسیح علیہ السلام کا مسئلہ نقلی طور پر واضح ہے۔ لیکن عقلی طور پر بعض نادان لوگ اس کو سمجھ سے بالاتر سمجھتے ہیں۔ اسی سلسلہ میں حضرت مولانا بدر عالم میرٹھی رحمہ اللہ کا ایک پرزور مقالہ ناظرین کے استفادہ کے لئے نقل کیا جاتا ہے۔ بغور ملاحظہ فرمائیں:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات طیبہ میں رفع ونزول کی سرگذشت بے شک عجیب ہے۔ لیکن اس پر غور کرنے سے قبل سب سے پہلے یہ سوال سامنے رکھنا چاہئے کہ یہ مسئلہ کس دور اور کس شخصیت کے ساتھ متعلق ہے۔ کیونکہ دنیا کے روزمرہ معمولی واقعات بھی زمانہ اور شخصیتوں کے اختلاف سے بہت مختلف ہو جاتے ہیں۔ اور ان کی تصدیق وتکذیب میں بڑا فرق پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی زمین پر ایک خطہ زمین ایسا بھی ہے جہاں مہینوں کی رات اور مہینوں کا دن ہوتا ہے اور ان ہی سمندروں میں ایک سمندر ایسا بھی ہے جس پر مسافر خشکی کی طرح سواریوں پر چلتے ہیں۔ اسی طرح انسانوں کا اختلاف بھی ہے۔ ظاہر ہے کہ شجاعت وطاقت اور دانائی وفرزانگی کے وہ بعید سے بعید کارنامے جو رستم اور اسفندیار انور بے اور ہٹلر، اسٹالن اور لینن وغیرہ کے حق میں بے تامل قابل تصدیق سمجھے جاتے ہیں وہ عام انسانوں ں کے حق میں بڑے تامل کے بعد بھی بمشکل قابل تصدیق ہو سکتے ہیں۔ پس صرف عام انسانوں کے حالات کے لحاظ سے یا صرف اپنے دور اور اپنے زمانہ کے حالات پر قیاس کر کے کسی صحیح واقعہ کا انکار کر دینا کوئی معمولی طریقہ نہیں ہے۔

لہٰذا مسئلہ نزول پر بحث کرنے کے وقت بھی سب سے پہلے اس پر غور کر لینا ضروری ہے کہ یہ واقعہ کس دور اور کس زمانہ سے پھر کس شخصیت سے متعلق ہے۔

جب آپ ان دو سوالوں پر محققانہ نظر ڈالیں گے تو پوری وضاحت سے یہ ثابت ہوگا کہ یہ واقعہ تخریب عالم یعنی قیامت کے واقعات کی ایک کڑی ہے اور تخریب عالم کا ایک واقعہ بھی ایسا نہیں جو عالم کے تعمیری دور کے واقعات سے ملتا جلتا ہو۔ پس اگر تخریب عالم کے وہ سب واقعات جو تعمیر دنیا کے واقعات سے مختلف ہونے کے باوجود قابل تصدیق ہیں تو پھر اس ایک واقعہ کی تصدیق میں آپ کو تامل کیوں ہے۔

آپ تخریب عالم کے واقعات پر نظر ڈالیں گے تو وہ بھی عجیب در عجیب ہی نظر آتے ہیں۔ یعنی کبھی نہ پھٹنے والے آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ آفتاب و ماہتاب اور یہ تمام روشن ستارے بے نور ہو کر گر پڑیں گے اور کبھی جنبش نہ کرنے والے یہ بڑے بڑے پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اڑتے نظر آئیں گے اور یہ سارا کا سارا عالم ہستی عدم محض اور صرف نیستی کے تحت آجائے گا۔ یہ، اور ان جیسے بہت سے عقل سے بالا واقعات کے بیان کی ذمہ داری بھی خود قرآن کریم ہی نے اٹھائی ہے۔ اب اگر آپ ان کی تصدیق کا فیصلہ موجودہ عالم کے واقعات کے پیش نظر کرنے بیٹھ جائیں تو آپ کوئی صحیح فیصلہ نہیں کر سکیں گے۔ لیکن ہاں جب آپ عالم کی تخلیق اور اس کی تخریب کے دونوں سرے ملا کر دیکھیں گے تو دونوں آپ کو بالکل یکساں صورت میں نظر آئیں گے۔

پس چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا مسئلہ بھی عالم کے درمیانی واقعات کا مسئلہ نہیں بلکہ تخریب عالم کے واقعات کی ایک اہم کڑی ہے۔ اس لئے اپنی جگہ وہ بھی معقول ہے۔ اس کے بعد جب آپ اس پر غور کریں گے کہ یہ پیشگوئی ہے کس شخصیت کے متعلق۔ وہ شخصیت کسی عام بشری سنت کے تحت کوئی بشر ہے یا ان سے کچھ الگ ہے؟ تو آپ کو یہی ثابت ہوگا کہ وہ صرف عام انسانوں ہی سے نہیں بلکہ جملہ انبیاء علیہم السلام کی جماعت میں بھی سب سے الگ اور سب سے ممتاز خلقت کا بشر ہے۔ جتنے انسان ہیں وہ سب مذکر و مونث کی دو صنفوں سے پیدا ہوئے ہیں۔ مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک ایسے انسان ہیں جن کی تخلیق صرف ایک صنف انسانی سے وجود میں آئی ہے۔ پھر اس میں تمثیل جبرائیلی اور نفخہ ملکی اور تکلم فی المہد کے واقعات اور بھی عجیب تر ہیں۔ ان کے معجزات دیکھئے تو وہ بھی کچھ نرالی شان رکھتے ہیں۔ ان میں سے ہر ہر معجزہ ایسا ہے جس میں باذن اللہ کی قید ان کے گذشتہ دور حیات میں ملکیہ کا اتنا غلبہ ہے کہ کھانے پینے، رہن سہن، شادی و نکاح کا کوئی نظم و نسق ہی نہیں ملتا۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ ان سب ضروریات سے منزہ و مبرا سچ مچ کے ایک فرشتہ ہیں۔ آپ ان امور کو سامنے رکھیں گے تو آپ حیات مسیح علیہ السلام میں کوئی سمجھ سے بالاتر شئے محسوس نہیں کریں گے۔

الحاصل اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ایک انسان کا آسمانوں پر زندہ جانا زندہ رہنا اور آخر زمانہ میں پھر اسی جسم عنصری کے ساتھ اتر آنا نہ عام انسانوں کی سنت ہے اور نہ زمانہ کے عام واقعات کے موافق ہے۔ لیکن اگر آپ یہ دو باتیں ملحوظ رکھیں کہ یہ مسئلہ تخریب عالم کا ایک مقدمہ ہے، اور ہے بھی اس شخصیت کے متعلق جس کے دیگر حالات زندگی بھی عالم کے عام دستور کے موافق نہیں تو پھر بنظر انصاف اس میں آپ کو کوئی تردد نہ ہونا چاہئے۔ قرآن کریم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حضرت آدم علیہ السلام سے تشبیہ دے کر یہ واضح کر دیا کہ ان کی ہستی کو عالم کے درمیانی سلسلہ پر قیاس کرنا صحیح نہیں۔ اگر ان کے حالات کو قیاس کرنا ہی ہے تو تخلیق عالم کے حالات پر قیاس کر کے دیکھو۔ تمہارا سب تعجب جاتا رہے گا۔ (ماہنامہ الصدق ملتان ج۹ ش۳، ۱۳۸۷ھ ص۳۹،۴۰)

حضرت امام مہدی علیہ الرضوان اور مرزا قادیانی

مولانا عزیز الرحمٰن ثانی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی من لا نَبِیَّ بَعْدَہٗ، اَمَّا بعد . ’’فَقَدْ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: لَا تَذْھَبُ الدُّنیَا حَتّٰی یَمْلِکَ الْعَرَبَ رَجُل مِّنْ اَھلِ بَیتِی یُوَاطِئُ اِسمُہٗ اِسمِی‘‘

میرے انتہائی واجب الاحترام! نہایت اختصار کے ساتھ اس اہم موضوع پر گفتگو کرنی ہے وہ یہ کہ برصغیر پاک وہند میں عرصہ دراز سے ایک ملعون فتنہ پھیلا ہوا ہے جسے فتنہ قادنیت کہتے ہیں۔ اس فتنہ کا بانی مبانی مرزا غلام احمد قادیانی ملعون ہے۔ جس نے بہت سارے الٹے پلٹے دعوے کئے تھے۔ اس کے دعوؤں میں سے ایک دعویٰ یہ تھا کہ: ’’میں مہدی ہوں۔‘‘ اب ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اس دعویٰ میں کس حد تک سچا تھا یا جھوٹا؟ حضور سرور کائنات ﷺ نے سچے مہدی کی جو علامات اور ان کا جو حلیہ ارشاد فرمایا ہے۔ اسی طرح ان کے جو کارنامے آپ ﷺ نے بتلائے ہیں۔ آیا وہ اس میں پائے جاتے ہیں یا نہیں؟۔ چونکہ آپ ﷺ کا زمانہ مبارک، خیر کا زمانہ تھا۔ آپ ﷺ کے زمانہ مبارک کے بعد بہت سارے فتنوں نے جنم لیا۔ جن کی وجہ سے امت ابتلا کا شکار ہوگئی۔

خصوصاً دور حاضر میں قادیانیت کا فتنہ اتنا بڑا فتنہ ہے کہ اس سے بڑے بڑے فتنے رونما ہوئے اور ہورہے ہیں، جو مختلف گروہوں کی شکل اختیار کرتے جارہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو ان جملہ فتنوں سے اپنی پناہ اور حفاظت میں رکھے۔ آمین! اس لئے ہم اس فتنہ کو آپ ﷺ کے فرامین مبارکہ اور آپ ﷺ کے ارشادات عالیہ اور چودہ صدی کے محققین حضرات کی تحقیقات وغیرہ کی روشنی میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ سچے مہدی کے متعلق فرمایا گیا کہ:

۱...... امام مہدی کا نام محمد ہوگا۔
۲...... والد کا نام عبداللہ ہوگا۔ بعض علماء کے نزدیک۔
۳...... ان کی والدہ کا نام آمنہؓ ہوگا۔
۴...... ان کا حلیہ مبارک آپ ﷺ کے بہت مشابہ ہوگا۔ شکل وشباہت میں اخلاق وشمائل میں آپ ﷺ کے مشابہ ہوں گے۔
۵...... مدینہ منورہ میں پیدا ہوں گے۔
۶...... سیدہ فاطمۃ الزہراء کی اولاد سے ہوں گے، حسنی اور حسینی ہوں گے۔

۷...... ان کی تربیت اور نشو و نما مدینہ منورہ میں ہوگی۔

۸...... ان کی ہجرت بیت المقدس کی طرف ہوگی۔

۹...... ان کے زمانہ میں وقت کے خلیفہ کا انتقال ہوجائے گا تو مدینہ منورہ سے خفیہ طور پر مکہ مکرمہ آجائیں گے۔

۱۰...... جوں ہی مکہ مکرمہ پہنچ کر بیت اللہ شریف کا طواف کریں گے۔ تو لوگ ان کو پہچان لیں گے۔

۱۱...... غیب سے آواز آئے گی: ''ھٰذا خَلِیفَةُ اللہ المَھدِی فَاستَمِعُوا لَه وَاَطِیعُوا'' یہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ مہدی ہیں۔ ان کی بات توجہ سے سنو اور ان کی اطاعت بجالاؤ۔ یہ خواص و عوام سبھی کو سنائی دے گی۔

۱۲...... تب حجراسود اور مقام ابراہیم کے درمیان ان کے ہاتھ پر بیعت خلافت ہوگی۔

۱۳...... ادھر سفیانی لشکر نکلے گا جو شام، مصر قسطنطینہ وغیرہ کی طرف پھیل کر خونریزی کرے گا۔ سادات خاندان کو قتل کرنے کی سازش کرے گا۔ لوگ امام مہدی علیہ الرضوان کی تلاش شروع کردیں گے۔

۱۴...... شام، عراق اور یمن کے اولیاء کرام اور ابدال آپ کی صحبت اختیار کریں گے اور آپ کے لشکر میں شامل ہوجائیں گے۔

۱۵...... روم کے نصاریٰ، بنوکلب کے لوگ اور کفار کے لشکر آپ کا مقابلہ کریں گے۔

۱۶...... خونریز جنگ ہوگی۔ بالآخران کو فتح ہوگی۔

۱۷...... ان کے لشکر کے شہداء کا مقام بدر و احد کے شہداء کے برابر ہوگا۔

۱۸...... ستر ہزار فوج کے ساتھ قسطنطنیہ کو فتح کریں گے۔

۱۹...... ابھی جہادی مہم جاری ہوگی کہ اتنے میں اطلاع ملے گی کہ دجال کا خروج ہوگیا ہے۔

۲۰...... پھر امام مہدی علیہ الرضوان دمشق آجائیں گے۔

۲۱...... دجال اور اس کے پیروکار یہود کے مقابلہ کے لئے جنگ کی پوری تیاری کر چکے ہوں گے۔ فوج کی تقسیم اور آلات حرب وغیرہ کی تنظیم کر رہے ہوں گے۔

۲۲...... ادھر مؤذن فجر کی آذان کہہ لے گا۔ اقامت ہوجائے گی۔ تکبیر تحریمہ کہی جانے والی ہوگی کہ سیدنا حضرت مسیح عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا جامع مسجد دمشق کے مشرقی منارہ پر آسمانوں سے نزول ہوگا۔ آپ دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے نازل ہوں گے۔ پھر سیڑھی کے ذریعے نیچے تشریف لائیں گے۔

۲۳...... پہلی نماز امام مہدی علیہ الرضوان کی امامت میں ادا فرمائیں گے۔ بقیہ نمازوں کی امامت خود کرائیں گے۔

۲۴...... پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مل کر باب لُد کے پاس دجال کو قتل کریں گے۔

۲۵...... امام مہدی علیہ الرضوان کی خلافت کا زمانہ سات، آٹھ یا نو سال ہوگا۔ سات سال تو فتنوں کے مقابلہ اور ملکی انتظام میں گزاریں گے۔ آٹھواں سال دجال اور اس کے پیروکاروں کے ساتھ جنگ کرنے کا ہوگا۔ جبکہ نواں سال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معیت میں گزرے گا۔

۲۶...... ان کے زمانہ میں ظلم ختم ہو جائے گا اور روئے زمین عدل وانصاف سے بھر جائے گی۔ ہر طرف خوشحالی ہی خوشحالی ہوگی۔

۲۷...... کل انچاس برس عمر ہوگی۔ پھر ان کا وصال ہو جائے گا۔ سیدنا حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام ان کی نماز جنازہ پڑھائیں گے اور دفن فرمائیں گے۔

یہ وہ عقیدہ ہے جو آپ ﷺ کے زمانہ مبارک سے لے کر آج تک تمام صحابہ کرامؓ، تابعین رحمہم اللہ وتبع تابعین رحمہم اللہ، سلف صالحین رحمہم اللہ اور آئمہ مجتہدینؒ اور جمیع امت مسلمہ کا چلا آرہا ہے۔ اسی لئے آپ ﷺ نے بڑی تاکید کے ساتھ فرمایا کہ: دنیا کا اس وقت تک خاتمہ نہیں ہوگا جب تک کہ میرے اہل بیتؓ میں سے ایک شخص عرب پر حاکم نہ ہو جو میرے ہم نام ہوگا۔ اسی طرح حلیہ مبارک ذکر کرتے ہوئے فرمایا: کہ مہدی میری اولاد میں سے ہوگا جس کی پیشانی کشادہ اور ناک بلند ہوگی، جو دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔ جیسا کہ اس سے قبل وہ ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی اور ان کی حکومت سات سال تک رہی گی اور فرمایا: کہ مہدی میری بیٹی حضرت فاطمہؓ کی اولاد میں سے ہوں گے۔

میرے محترم بھائیو! ایک طرف آپ ﷺ امام مہدی علیہ الرضوان کی آمد کی پیشین گوئی دے رہے ہیں اور ان کا نام ونسب اور حلیہ مبارک ارشاد فرما رہے ہیں۔ دوسری طرف ملعون کائنات انگریز کا ٹوڈی مرزا غلام احمد قادیانی انگریز کے اشارے پر مسیح موعود اور مہدی مسعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔

چنانچہ اپنی کتاب تذکرہ اور اتمام الحجہ میں لکھتا ہے: ''بَشَّرَنِیْ وَ قَالَ اِنَّ الْمَسِیْحَ الْمَوْعُوْدَ الَّذِیْ یَرْقُبُوْنَهٗ وَ الْمَهْدِیَّ الْمَسْعُوْدَ الَّذِیْ یَنْتَظِرُوْنَهٗ ، هُوَ اَنْتَ '' خدا نے مجھے بشارت دی اور کہا وہ مسیح موعود اور مہدی مسعود جس کا انتظار کرتے ہیں وہ تو ہے۔

(تذکرہ ص۵۲۷، طبع سوم، اتمام الحجہ ص۳، خزائن ج۸ ص۲۷۵)

اب ہم دیکھتے ہیں اور مرزا قادیانی کے پیروکاروں سے پوچھتے ہیں کہ کیا امام مہدی کی علامات مرزا غلام قادیانی میں پائی جاتی ہیں؟

۱...... کیا مرزا قادیانی کا نام محمد ہے؟ نہیں! بلکہ غلام احمد ہے۔

۲...... کیا مرزا قادیانی کے باپ کا نام عبداللہ ہے؟ نہیں! بلکہ غلام مرتضیٰ ہے۔

۳...... کیا مرزا قادیانی کی ماں کا نام آمنہ ہے؟ نہیں! بلکہ چراغ بی بی ہے۔

۴...... کیا مرزا قادیانی شکل وصورت میں، اخلاق وشمائل میں، سیرت وکردار میں آپ کے مشابہ تھا؟ نہیں! بلکہ بدشکل، بداخلاق وبدکردار اور کانا دجال تھا۔

۵...... کیا مرزا قادیانی مدینہ منورہ میں پیدا ہوا؟ اور اس کی نشو ونما اور تربیت مدینہ منورہ میں ہوئی؟ نہیں! بلکہ قادیان میں پیدا ہوا اور مدینہ منورہ کی تو خواب میں بھی اسے ہوا تک نہ لگی۔ بلکہ انگریز کے زیر سایہ اور شیطان کی آغوش میں اس کی تربیت ونشو ونما ہوئی۔

۶...... کیا مرزا قادیانی نے بیت المقدس کی طرف ہجرت کی؟ نہیں! بلکہ اس نے ایسی مقدس جگہ کے بجائے اپنا رخ مرتے دم تک انگریز کی جانب رکھا اور قادیان سے نکل کر وہاں سے بیت المقدس کی جانب جانا نصیب نہ ہوا۔

۷...... کیا مرزا قادیانی نے بیت اللہ کا طواف کیا؟ اور اس کی پہچان وہاں ہوئی؟ اور حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اس کے ہاتھ پر بیعت کی گئی؟ نہیں! بلکہ بدطینت وخبیث اور شقی لوگوں نے قادیان وغیرہ میں اس سے ملاقات کی اور اپنی عاقبت برباد کی:

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

۸...... کیا مرزا قادیانی کی مدد کے لئے شام، عراق ویمن کے اولیاء ﷺ وابدال آئے؟ نہیں! بلکہ شیطان کے چیلے چانٹے اور اس کی ذریت ہمہ وقت اس کے ساتھ رہی تاوقتیکہ اسے آنجہانی جہنم مکانی کیا۔

۹...... کیا مرزا قادیانی نے کفار کے ساتھ جنگ لڑی؟ نہیں! بلکہ کفار انگریز وغیرہ کے ساتھ ہمیشہ الفت ویارانہ رکھا۔ ان کی چاپلوسی وخوشامد میں زندگی گزار دی۔ اور اس کی تعریف میں اوراق سیاہ کئے۔

۱۰...... کیا مرزا قادیانی کے پیروکار شہید ہوئے؟ اور ان کو بدر واحد والوں جیسا مقام ملا؟ نہیں! بلکہ مرزا قادیانی اور اس کی ذریت نے جہاد کو حرام کہا۔ اور مرے تو دائمی طور پر جہنم کے مستحق بنے۔

۱۱...... کیا مرزا قادیانی سید اور حسنیؓ وحسینیؓ تھا؟ نہیں! بلکہ مغل کا بچہ تھا: ''چہ نسبت خاک را با عالم پاک''

۱۲...... کیا مرزا قادیانی نے عیسائیوں وغیرہ سے جہاد کیا؟ نہیں! بلکہ زندگی بھر عیسائیوں کے ہاتھوں اسے ناکامی اور ذلت ورسوائی ملی۔

۱۳...... کیا مرزا قادیانی نے دمشق کی جامع مسجد میں نماز پڑھائی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس کے پیچھے نماز پڑھی ہے؟ نہیں! بلکہ مرزا قادیانی تو اپنے مریدوں سے بھی چھپ کر نماز پڑھتا تھا۔ عام جامع مساجد میں بھی اسے نماز پڑھنا نصیب نہیں ہوتی تھی۔ چہ جائے کہ جامع مسجد دمشق میں جاتا۔

۱۴...... کیا مرزا قادیانی نے دجال کے ساتھ جہاد کیا؟ نہیں! بلکہ مرزا قادیانی اتنا بزدل تھا کہ ساری زندگی انگریز کے ڈر سے جہاد کو حرام کہتا رہا۔

۱۵...... کیا مرزا قادیانی کے دور میں ظلم وستم ختم ہوا؟ اور کیا روئے زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیا تھا؟ نہیں! بلکہ خود انصاف کے حصول کے لئے انگریزی عدالتوں کی خاک چھانتا رہا۔

۱۶...... کیا مرزا قادیانی کا جنازہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پڑھایا اور اس کی تدفین سرزمین فلسطین میں ہوئی؟ نہیں! بلکہ اس کا مرگھٹ قادیان بنا اور جنازہ اس کے مشیرِ خاص اور وزیرِ خاص حکیم نورالدین نے پڑھایا۔

میرے محترم بھائیو اور دوستو! یہ چند سادہ سی باتیں اور آسان امور ہیں جنہیں عام آدمی اور ان پڑھ آدمی بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ جب کہ ایک طرف آپ ﷺ کے ارشادات عالیہ کو دیکھتے ہیں تو سیدنا حضرت امام مہدی علیہ الرضوان والی علامات اور صفات میں سے ایک علامت اور صفت بھی مرزا قادیانی ملعون میں نہیں پائی جاتی۔ اس ملعون کائنات نے بھی جب دیکھا کہ آپ کی بیان کردہ علامات مجھ میں نہیں پائی جاتیں تو اس نے ہمارے آقا محمد عربی ﷺ کی احادیث مبارکہ پر الحاد کا نشتر چلایا۔ مثلاً اس نے اپنی خطبہ الہامیہ نامی کتاب میں بکواس کی: ''سَمِعتُ اَنَّ بَعضَ الجُهَّالِ یَقُولُونَ : اِنَّ المَهدِیَّ مِن بَنِی فَاطِمَةَ'' میں نے سنا ہے کہ بعض جاہل یوں کہتے ہیں کہ مہدی بنی فاطمہ سے ظاہر ہوگا۔

(خطبہ الہامیہ خزائن ج ۱۶ ص ۱۴۲)

گویا اس عبارت میں مرزا قادیانی نے صراحت کے ساتھ آپ ﷺ کی طرف جہالت کی نسبت کی اور کفر کا مرتکب ہوا۔ کیونکہ آپ ﷺ نے ہی ارشاد فرمایا کہ: ''اَلمَهدِیُّ مِن وُلدِ فَاطِمَةَ'' مہدی علیہ السلام فاطمہؓ کی اولاد میں سے ہوں گے۔ یوں کرتے کرتے امام مہدی علیہ الرضوان کے متعلق تمام احادیث کا انکار کر دیا۔ تو جو احادیث کا منکر ہو۔ آپ ﷺ کا دشمن ہو وہ دجال وکذاب اور مرتد تو ہو سکتا ہے مہدی اور مسیح نہیں ہو سکتا۔

میرے محترم بھائیو! جب مرزا قادیانی نے دیکھا کہ واقعتاً کسی طرح بھی کوئی علامت مہدی علیہ السلام کی مجھ میں نہیں پائی جاتی تو اس نے اس سے بھی ترقی کر کے کہا اور اپنی کتاب حمامۃ البشریٰ میں لکھا: اِنَّ اَحَادِیثَ ظُهُورِ المَهدِیِّ کُلُّهَا ضَعِیفَةٌ مَجرُوحَةٌ، بَل بَعضُهَا مَوضُوعَةٌ کی تمام احادیث ضعیف ومجروح ہیں بلکہ ان میں سے کچھ موضوع بھی ہیں۔ (حمامۃ البشریٰ ص ۳۴، خزائن ج ۷ ص ۲۳۲)

دیکھئے! مرزا قادیانی نے کتنی جرأت وبہادری کے ساتھ یہ جھوٹ بول دیا کہ: ظہور مہدی کی تمام احادیث ضعیف ومجروح ہیں بلکہ ان میں سے کچھ موضوع بھی ہیں۔ حالانکہ بیسیوں علماء حضرات نے اپنی کتب میں واضح الفاظ میں لکھا ہے کہ: امام مہدی علیہ الرضوان کے ظہور کی احادیث تواتر کی حد تک پہنچی ہوئی

ہیں۔ مثلاً امام ابوالحسین محمد بن الحسین الآ بری متوفی ۳۲۳ھ لکھتے ہیں: ''وَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْاَخْبَارُ وَاسْتَفَاضَتْ بِكَثْرَةِ رُوَاتِهَا عَنِ الْمُصْطَفٰی ﷺ فِی الْمَهْدِیِّ وَاِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ''

(بحوالہ تہذیب التہذیب ص۱۲۱ ج۹)

کہ امام مہدی علیہ الرضوان سے متعلق رسول اللہ ﷺ سے مروی روایتیں اپنے راویوں کی کثرت کی بناء پر تواتر اور شہرت عامہ کے درجہ کو پہنچ گئی ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے اہل بیتؓ میں سے ہوں گے۔ نواب صدیق حسن خان قنوجی بھوپالی ؒ نے اپنی کتاب الاذاعۃ لما کان و یکون بین یدی الساعۃ ص ۲۵ میں لکھتے ہیں:

''وَالْاَحَادِيْثُ الْوَارِدَةُ فِی الْمَهْدِیِّ عَلٰى اخْتِلَافِ رِوَايَاتِهَا كَثِيْرَةٌ جِدًّا تَبْلُغُ حَدَّ التَّوَاتُرِ'' امام مہدی علیہ الرضوان کے متعلق احادیث مختلف راویتوں کے ساتھ بہت زیادہ ہیں جو حدِ تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں۔ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی نوراللہ مرقدہ نے اس موضوع پر ایک رسالہ الخلیفۃ المہدی فی الاحادیث الصحیح ! کے نام سے مرتب فرمایا ہے۔ جس میں چالیس سے زائد احادیث مبارکہ کو ترجمہ اور وضاحت کے ساتھ لکھا ہے۔ پھر اس پر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن قاسمی ؒ نے ایک وقیع مقدمہ لکھا اور احادیث مبارکہ کی تخریج کی ہے۔ ان احادیث مبارکہ کی روشنی میں بھی مرزا قادیانی کے کفر اور دجل وفریب کو جانچا اور دیکھا جا سکتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی میں مہدی ہونے کی ایک علامت بھی نہیں پائی جاتی۔

میرے محترم بھائیو! مرزائی ذریت چاہے قادیانی ہو یا لاہوری سب کے سب پوری دنیا میں یہ جھوٹ بولتے ہیں کہ مرزا قادیانی مہدی تھا۔ میری اور آپ کی ذمہ داری ہے کہ ہم سب ان کے اس جھوٹ کو آشکار کریں اور پوری دنیا پر اسی طرح اپنے حلقے میں یہ باور کروائیں کہ قادیانی مہدی تو کیا؟ مسلمان بھی نہیں تھا۔ بلکہ ایک شریف اور نارمل قسم کا آدمی بھی نہیں تھا۔ دجال و کذاب، کافر و مرتد تھا۔ جو لوگ اسے مہدی یا کچھ بھی مانیں وہ بھی کافر و مرتد ہیں، مسلمان نہیں۔ اسے مہدی کہہ کر جھوٹ بولتے ہیں اور جھوٹ کا پرچار کرتے ہیں

میرے محترم بھائیو! جب ہم نے اتنی بات ذہن نشین کر لی تو آیئے! عہد کریں کہ ہم مرزا قادیانی اور قادیانیت کے اس ملعون فتنے سے خود بھی بچیں گے اور مسلمانوں کو بھی بچائیں گے۔ یہ ایک فتنہ نہیں بہت سارے فتنوں کا مجموعہ ہے۔ جب ہم اس فتنہ سے بچ گئے تو یوں سمجھیں کہ بہت سارے فتنوں سے ہمارا ایمان محفوظ ہو گیا۔ یہ کام کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ پوری امت مسلمہ کے ایمان کو محفوظ فرمائے اور خصوصاً اس فتنہ سے بچائے۔ آمین! و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین !

ماہ ستمبر میں ختم نبوت کے محاذ پر نئی چار کامیابیاں

مولانا قاضی احسان احمد: کراچی

الحمدللہ! مجھے آج بھی وہ منظر یاد ہے جب ملتان دفتر مرکزیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس حضرت خواجہ خان محمد ؒ کی زیر صدارت منعقد تھا۔ اجلاس میں ایک موقع پر ایک بزرگ جو اس وقت دنیا میں نہیں ہیں، فرمانے لگے: مجلس کام خوب کر رہی ہے مگر نظر نہیں آتا۔ ہماری تشہیر نہیں ہوتی۔ حضرت شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید ؒ فرمانے لگے: حضرت! ہم جن کے لئے کام کرتے ہیں وہاں ہماری بہت تشہیر ہے۔ دنیا کی فانی تشہیر کی ضرورت نہیں ہے۔ بس اپنا کام کرتے جاؤ۔ اسی طرح ایک موقع پر میں نے اپنے اضطراب کا اظہار مولانا اللہ وسایا صاحب سے کیا تو آپ نے فرمایا: قاضی صاحب! کام ہو رہا ہے، نتیجہ مل رہا ہے، رخ درست ہے؟ میں نے ہاں میں جواب دیا تو بہت ہی خوش ہو کر فرمایا: مجلس تحفظ ختم نبوت، محاذ تحفظ ختم نبوت پر بنیادی اینٹ کی حیثیت رکھتی ہے۔ آپ کو معلوم ہے بنیاد کی اینٹ نظر نہیں آیا کرتی مگر عمارت کا مکمل بوجھ اسی پر ہوتا ہے۔

الحمدللہ! آج بھی اپنے اکابر کے نقش قدم پر چلتے ہوئے صرف اور صرف رضاء الٰہی کے لئے رسول انور ﷺ کی عزت وناموس اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کا فریضہ سرانجام دیا جارہا ہے۔ ستمبر ۲۰۱۸ء کے مہینہ میں رب کریم نے ختم نبوت کے کام کو چار نمایاں کامیابیوں، کامرانیوں سے نوازا۔ ذیل میں اس کی تفصیل ملاحظہ ہو:

۱...... آپ کو یاد ہوگا، ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو نیشنل اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ مسلمانوں کی ۹۰ سالہ محنت ثمر آور ہوئی۔ اسلام کا بول بالا ہوا۔ یہ ستمبر کا ہی مہینہ تھا۔ واہ میرے اللہ! ٹھیک ۴۴ سال بعد اسی ستمبر کے مہینہ میں ایک مرتبہ پھر حضور نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے امت کو اسی طرح میدان میں کھڑا کر دیا جس طرح ۴۴ سال پہلے کھڑی تھی۔ ہوا یہ کہ نئی حکومت نے اقتصادی کونسل قائم کی جس کے مختلف ممبران تھے۔ مگر ایک ممبر عاطف میاں نامی شخص کو بھی نامزد کیا گیا۔ جس کا تعلق قادیانی کمیونٹی سے تھا۔ بس پھر کیا تھا مشرق ومغرب، دن رات، عوام وخواص سب حضور ﷺ کی ختم نبوت کے وکیل بن کر میدان میں اتر آئے۔ سوشل، الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا غرض یہ کہ تمام ذرائع ابلاغ حرکت میں آئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنی تمام ماتحت جماعتوں کو سرکلر جاری کئے۔ مساجد میں اعلانات، بیانات، قراردادیں، خطبات جمعہ میں احتجاج، حکومت وقت کو ای میل، خطوط، تار، ٹیلی گرام جو ہوسکتا تھا کیا۔ بالآخر ۷؍ستمبر ۲۰۱۸ء بروز جمعہ ملک بھر میں احتجاجی مظاہرے ہوئے۔ حکومت کو اسلامیان وطن کی بات

مانگی پڑی اور عاطف میاں قادیانی کو اقتصادی کونسل سے رخصت کر دیا گیا۔ الحمدللہ!

۲...... اسی طرح آپ جانتے ہیں قادیانی زخمی سانپ کی طرح انگڑائیاں لیتے رہتے ہیں۔ مگر ان کی یہ انگڑائیاں امت مسلمہ کے کام کو اجاگر اور نمایاں کرنے کے کام آتی ہیں۔ قادیانیوں کو منہ کی کھانی پڑتی ہے۔ ۶؍ستمبر ۲۰۱۸ء کے نوائے وقت اخبار میں قادیانی جماعت کی طرف سے یوم دفاع وشہداء پاکستان کی ہیڈنگ سے ایک اشتہار شائع ہوا۔ جس میں شہید ہونے والے مسلمان شہداء کی بھی تصاویر دی گئیں اور جو قادیانی مارے گئے ان کی بھی تصاویر دے کر شہید لکھا گیا۔ اشتہار کا مقصد مسلمان شہداء کو خراج تحسین پیش کرنا نہیں تھا بلکہ اپنے قادیانیوں کی تشہیر کرنا اور اجاگر کرنا مقصود تھا۔ ان قادیانیوں کے لئے شہداء یا غازی کی اصطلاح کا استعمال اور خود کو مسلمان باور کرانا تھا۔ جو قانوناً وشرعاً غلط ہے۔ بہرکیف اشتہار شائع ہوا۔ فوری طور پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے ذمہ داران نے نوائے وقت کے ذمہ داران سے رابطہ کیا۔ جس میں ڈپٹی ایڈیٹر سعید آسی، محترمہ رمیزہ مجید نظامی کے پی.اے جناب شفیق سلطان سے ملاقات کا وقت طے کیا۔ چنانچہ ایک بھرپور وفد مولانا عزیز الرحمن ثانی کی سربراہی میں ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ وفد میں قاری جمیل الرحمن اختر، قاری علیم الدین شاکر، جناب پیر رضوان نفیس، مولانا فہیم الحسن تھانوی، مولانا محبوب الرحمن انقلابی، لاہور مجلس کے مبلغ مولانا عبدالنعیم شامل تھے۔ وفد نے اشتہار کے شائع ہونے پر امت مسلمہ میں پائے جانے والے اضطراب اور ہیجان کی کیفیت نوائے وقت انتظامیہ کے سامنے رکھی۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کو خوش رکھے۔ انہوں نے حالات اور مسئلہ کی نزاکت کو مدنظر رکھتے ہوئے وفد کا شکریہ ادا کیا اور اگلے روز کی اشاعت میں انتہائی واضح اشتہار کی صورت میں ''اعتذار'' کے عنوان سے ایک اشتہار شائع کیا جو یہ ہے:

اعتذار

''۶؍ستمبر ۲۰۱۸ء کے ہمارے روزنامہ نوائے وقت میں جماعت احمدیہ پاکستان کی طرف سے ایک اشتہار شائع ہوا ہے۔ اشتہار دینے والی پارٹی نے دھوکہ دہی سے یہ الفاظ واعزاز استعمال کر کے قادیانیوں کو بالواسطہ مسلمان ثابت کرنے کی مذموم کوشش کی ہے اور قادیانی جماعت کے وہ افراد جنہوں نے وطن عزیز پاکستان کے لئے خدمات سرانجام دیں۔ اس اشتہار میں انہیں غازی یا شہید کا خطاب دیا۔ جس کی کسی طرح سے تائید نہیں کی جاسکتی۔ ہماری اس غیر ارادی سہو پر اسلامیان وطن، بہی خواہان ملک وملت کو جو ذہنی صدمہ ہوا اس پر ہم اللہ رب العزت کے حضور برملا معافی کے طلب گار ہیں اور دعاگو ہیں کہ اللہ رب العزت ہم سب پاکستانیوں کو ملک کی بے لوث ہر قسم کی خدمت کرنے اور استحکام کے لئے گرانقدر خدمات سرانجام دینے کی توفیق بخشے اور ایک محب وطن قوم کی طرح آئین کی پاسداری اور سربلندی کے لئے کام کرنے کا دل وجان سے جذبہ نصیب فرمائے۔ آمین!'' (ادارہ نوائے وقت)

۳...... سابق حکومت نے اپنے دور حکومت میں کئی ایک منصوبے شروع کئے۔ انہی تعمیراتی اور ترقیاتی کاموں میں سے ایک منصوبہ لاہور کی یادگار سرزمین پر اورنج ٹرین کا منصوبہ ہے۔ اورنج ٹرین کے روٹ پر مختلف ناموں سے اسٹیشن قائم کئے گئے۔ ایک اسٹیشن شاہ نور کے نام سے بھی موسوم تھا۔ بادشاہی مسجد لاہور کی ختم نبوت کانفرنس کی تیاری کے سلسلہ میں جامعہ مدنیہ رسول پارک میں حضرت مولانا محب النبی کی صدارت میں ۴؍اپریل ۲۰۱۸ء کو اجلاس رکھا گیا۔ مہمان خصوصی کے طور پر ملتان مرکز سے مولانا اللہ وسایا تشریف لائے اور تفصیلی خطاب کیا۔ شرکاء اجلاس میں مہر اشتیاق احمد (ایم.این.اے) اور جناب میاں مرغوب (ایم.پی.اے) اور تین یونین کونسل کے چیئرمین بھی موجود تھے۔ متفقہ طور پر قرارداد پیش ہوئی جو منظور کی گئی کہ اسی شاہ نور اسٹیشن کا نام تبدیل کر کے ختم نبوت اسٹیشن رکھا جائے گا۔ کارروائی کو آگے بڑھایا گیا۔ میٹروپولیٹن کارپوریشن میں درخواست پیش کی گئی جو یکم ستمبر ۲۰۱۸ء کو ایجنڈے کا حصہ بنی۔ ۳۱۸ معزز ممبران پر مشتمل ایوان میں جناب میاں نثار احمد ایڈووکیٹ، چیئرمین یونین کونسل نمبر ۹۷ سید پور لاہور کی طرف سے قرارداد پیش کی گئی۔ جسے پورے ایوان نے منظور کیا اور یوں بحمد اللہ تعالیٰ اس اسٹیشن کو ختم نبوت اسٹیشن کے نام سے منظور کر لیا گیا۔ اس قرارداد کی منظوری میں اورنج لائن ٹرین کے چیئرمین خواجہ احمد حسان، میاں محمد طارق ڈپٹی میئر لاہور، اپوزیشن لیڈر ضلع کونسل عفیف صدیقی اور جناب محمود شاہ ایڈووکیٹ نے اہم کردار ادا کیا۔ اس تمام تر کارروائی میں متعلقہ حکام کو بریفنگ اور مذہبی ذمہ داریوں کو ادا کرنے پر آمادہ کرنے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے احباب نے بھی انتہائی محنت وکوشش کی۔ جس میں مولانا عزیز الرحمن ثانی، قاری علیم الدین شاکر، پیر رضوان نفیس، مولانا عبدالنعیم، مولانا عبدالشکور، مولانا عبدالعزیز، مولانا عبدالشکور یوسف، مولانا ظہیر احمد قمر، محمد یٰسین فاروقی شامل ہیں۔

۴...... قانون تحفظ ناموس رسالت شروع دن سے اسلام دشمن قوتوں کی نظر میں کھٹک رہا ہے۔ جو انہیں ابھی تک ہضم نہیں ہوا۔ جب کہ وفاقی شرعی عدالت، ہائی کورٹ، سپریم کورٹ آف پاکستان اسی قانون کو ہر لحاظ سے صحیح اور جامع قرار دے چکے ہیں۔ مگر پھر بھی نئی حکومت میں وزیر مملکت برائے خزانہ جناب حماد اظہر نے قانون تحفظ ناموس رسالت میں ترمیم کے حوالہ سے سینٹ میں قرارداد پیش کی۔ جس میں موقف یہ اختیار کیا کہ توہین رسالت کا مقدمہ درج کروانے والا شخص اگر گستاخ کی گستاخی سے متعلق مکمل کوائف اور ثبوت پیش نہ کر سکے تو اسے اس کیس کو ثابت نہ کر سکنے کی پاداش میں سزائے موت دی جائے۔ یہ قرارداد کس حد تک درست ہے۔ اس کے عزائم ومقاصد کیا ہیں؟ اس کے پس منظر، پیش منظر اور تہ منظر کیا چیزیں ہیں۔ یہ ہمارا اس وقت موضوع نہیں۔ تاہم اسی قرارداد کے ذریعہ تحفظ ناموس رسالت قانون کو غیر موثر بنائے جانے کی طرف پیش قدمی تھی۔

جس روز یہ قرارداد سامنے آئی اخبارات، سوشل میڈیا، الیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ سے علماء کرام اور مفتیان کرام نے اس پر اضطراب کا اظہار کیا اور فی الفور اس کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ چنانچہ ۲۱ر ستمبر ۲۰۱۸ء کے اخبارات سے لے کر قرارداد کے واپس ہونے تک تمام اخبارات نے اس نازک مسئلہ پر بھرپور آواز بلند کی۔ بالآخر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک وفد نے حضرت مولانا علیم الدین شاکر کی سربراہی میں وفاقی وزیر مملکت برائے خزانہ حماد اظہر سے حاجی محمد ارشاد ڈوگر رہنما پاکستان تحریک انصاف کی رہائش گاہ پر ملاقات کی۔ وفد میں پیر رضوان نفیس، مولانا عبدالنعیم، مولانا عبدالعزیز، حافظ نصیر احمد احرار، مولانا عبدالشکور اور محمد یٰسین فاروقی شامل تھے۔

وفد نے وفاقی وزیر مملکت جناب حماد اظہر کو اس حساس مسئلہ سے متعلق آگاہ کیا اور عوام میں پائی جانے والی تشویش کی نازک صورتحال بھی پیش کی۔ دریں اثناء جناب حماد اظہر اور شبلی فراز نے اپنے قائدین کو آگاہ کیا اور بل فوری طور پر واپس لینے کی درخواست کی۔ جس پر تحریک انصاف نے بل واپس لینے کا حکم دیا۔ علماء کے وفد نے اس کارروائی پر اپنے اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے ایم.کیو.ایم کے خالد مقبول صدیقی کے متعلق بھی انکوائری کا مطالبہ کیا۔ یاد رہے! مسلمان عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے بڑا حساس دل رکھتا ہے۔ یوں اسلامیان وطن کی جدوجہد سے رب کریم نے جماعت کی مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت نصیب فرمائی۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک!

رزق حلال کمانے والا اللہ کا دوست ہے

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ایک مجلس میں رونق افروز تھے۔ ایک صحابیؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے پیشے کے متعلق کیا ارشاد ہے، اچھا ہے یا برا؟۔ حضور ﷺ نے فرمایا: تم کیا کرتے ہو؟ عرض کیا: درزی ہوں۔ فرمایا: اگر تم دیانت وامانت سے کام کرو گے تو یہ پیشہ ازحد بزرگ ہے۔ قیامت کے دن حضرت ادریس علیہ السلام کی معیت میں جنت میں جاؤ گے۔ ایک اور صحابیؓ نے پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ میرا پیشہ کیسا ہے؟ فرمایا: تم کیا کرتے ہو؟ عرض کیا: معمار (تعمیر کرنے والا) ہوں۔ فرمایا: یہ پیشہ بڑا مبارک اور نفع بخش ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام یہی کام کرتے تھے۔ قیامت کے روز تم ان کے ساتھ جنت میں رہو گے۔ ایک اور صحابیؓ نے دریافت کیا: حضور ﷺ! میرے پیشے کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ فرمایا: تم کیا کرتے ہو؟ عرض کیا: معلم ہوں۔ فرمایا: تمہارا پیشہ اللہ کو بہت پسند ہے۔ بشرطیکہ خلوص نیت کے ساتھ لوگوں کو پند ونصیحت کرتے رہو۔ ایک اور صحابیؓ نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کچھ میرے پیشے کے متعلق بھی ارشاد فرمائیں۔ فرمایا: تم کیا کرتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ سوداگر ہوں۔ ارشاد فرمایا: اگر صدق وراست سے کاروبار کرو گے تو قیامت کے روز جنت میں میری رفاقت نصیب ہوگی۔ پھر ارشاد فرمایا: محنت ومشقت کرکے روٹی کمانے والا شخص اللہ کا دوست ہے۔ شرط یہ کہ نماز کے وقت سستی نہ کرے جوں ہی موذن پکارے فوراً مسجد میں پہنچ جائے اور حدود شریعت سے باہر ذرا بھی قدم نہ رکھے۔

جناب عبدالعزیز بھٹی کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب

دوسرا اور آخری حصہ ادارہ!

میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک ہمارے آئین کے تحت آرٹیکل (۴۲)اور (۴)۹۱ کے تحت ایک بات مکمل طور پر اس ملک کا بڑا ادارہ پہلے ہی فیصلہ کر چکا ہے کہ اس ملک کے لوگوں کا، مسلمانوں کا یہ ایمان ہے کہ کسی قسم کا کوئی نبی اور نہیں آئے گا۔ آخری نبی ہمارے رسول مقبول ﷺ ہیں۔ اگر یہ بات طے شدہ ہے، ہم اس طرح کی بات کر چکے ہیں، تو اس پر میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں بالکل وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ آیا اور کوئی نبی آسکتا ہے یا نہیں۔ یہ صحیح اور یقینی بات ہے۔ ہمارا یہ ایمان ہے۔ کم از کم اس ملک کے لوگوں کا یقیناً ایمان ہے۔ ہم نے فیصلہ کیا ہوا ہے تو اس پر مزید دیر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اب رہا یہ سوال کہ جب وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم نبی مانتے ہیں تو اس بارے میں کیا ہمیں کرنا چاہئے۔ اگر وہ نبی کہتے ہیں۔ جیسا کہ انہوں نے اپنے بیان میں یہ کہا کہ مانتے ہیں، تو آیا کسی اور کو نبی کہنے سے ان کا Status (مقام) کیا رہتا ہے۔ سیدھی بات جو ہے وہ یہ ہے، اس پر ہم نے فیصلہ کرنا ہے۔ یقیناً یہ بات درست ہے کہ بعض مسلمان، شاید اس میں میں بھی شامل ہوں، کہ کئی ہم سے گناہ سرزد ہوتے ہیں، ہم گناہ گار ہیں۔ کیونکہ اسلام کی ساری چیزیں تو شاید ہم سے پوری نہیں ہوسکتیں۔ لیکن بعض Fundamentals (بنیادی باتیں) ایسے ہیں۔ بعض چیزیں ایسی ہیں کہ جن کی خلاف ورزی، جن سے انکار کرنا اتنا بڑا کفر ہے کہ وہ آدمی دائرہ اسلام اور ملت اسلامیہ سے خارج ہو جاتا ہے۔ جو انہوں نے تاویلیں کی ہیں۔ یہ ساری کی ساری، ان کی غلط نیت ہے۔ میں سمجھتا ہوں اس کو چھپانے کی وہ کوشش کر رہے تھے۔ لیکن موٹی بات یہ ہے کہ Fundamental principles (بنیادی اصول) کچھ ایسے ہیں جنہیں نہ مانا جائے تو یقیناً جو مسلمان ہیں وہ مسلمان نہیں رہتے۔ یہ ایک ایسی بات ہے جو Fundamentals (بنیادی امور) میں شامل ہے۔ جس طرح کہ مولانا ہزاروی صاحب نے اور مولانا مفتی محمود صاحب نے یہ فرمایا تھا کہ اگر اس بات کی اجازت دی جائے کہ چھوٹے پیغمبر بھی آسکتے ہیں۔ تو پھر وہ اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں کہ چھوٹے خدا بھی آسکتے ہیں۔ اگر اس طرح کی تعبیروں کی اجازت دی جائے تو یقیناً میں سمجھتا ہوں کہ اسلام کا جو شیرازہ ہے، وہ بکھر جائے گا اور ہم لوگ بڑے قصوروار ہوں گے۔

میں تو سمجھتا ہوں کہ اس ملک کی اسمبلی کو میں مبارکباد کی مستحق ہے۔ ہمیں یہ موقع ملا ہے کہ اتنے بڑے مسئلے کو جس کو نوے سال پہلے کوئی حل نہیں کر سکا۔ اس کو ہم حل کرنے کے لئے بیٹھے ہیں اور یقیناً ہم اس

کو حل کر کے اٹھیں گے (انشاءاللہ) تو جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ان کا یہ Faith (عقیدہ) ہے کہ وہ چھوٹا نبی یا جس طرح کا وہ کہتے ہیں۔ اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں ان کا یہ ایک رسول پاک ﷺ کے اس Status (مقام) کا کہ وہ آخری نبی ہیں، اس کا منکر ہونا، اس کے خلاف جانا اس بات کی دلیل ہے۔ یہ واضح بات ہے کہ وہ دائرہ اسلام میں نہیں رہے۔ ملت اسلامیہ اسے کہیں یا دائرہ اسلام، دونوں سے یقیناً خارج ہیں۔

میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں اس ضمن میں بے شمار Quotations (اقتباسات) ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات اتنی نہیں ہے کہ وہ انہوں نے ظلی، بروزی کی باتیں کیں۔ بے شمار ایسی چیزیں جو میرا خیال ہے کہ عام آدمی تک نہیں پہنچتیں۔ میں یہ بھی وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ بے شمار لوگ ایسے ہیں جو اس فرقے سے منسلک ہیں۔ وہ حقیقت سے آگاہ نہیں ہیں۔ صرف وہ باتیں پیش کی جاتی ہیں۔ جو کچی باتیں نہیں ہوتی ہیں۔ کیونکہ آج صحیح طریقہ سے ان لوگوں کو باہر کسی نے Expose (واضح) نہیں کیا تھا۔ ایک دو اور Quotations (اقتباسات) ہیں۔ اگر اجازت ہو تو میں عرض کر دوں گا۔

وہ یہ ہے کہ ''سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔'' یقیناً وہ مرزا غلام احمد کے لئے۔ اب رہا سوال کہ نہیں، مطلب یہ تھا، اس کا مطلب وہ تھا۔ خدا کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہاں تو بڑے سیدھے سادھے مسلمان ہیں۔ ان کے ایمان سے کھیلنا لفظوں کی ہیرا پھیری سے یہ ان کا طریقہ کار ہے اور اس کے علاوہ کچھ نہیں۔ کیونکہ ہم نے یہاں آ کر طرح طرح کی ان کی تاویلیں دیکھیں۔ کفر کا، کبھی منکر کا، کبھی چھوٹا کفر، کبھی بڑا کفر، دائرہ اسلام میں، کبھی ملت اسلام میں، اس طرح کی باتیں تھیں۔ یہ کیا بات ہے؟ میں تو یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ ساری باتیں مسلمانوں کے ایمان کو خراب کرنے کی تھیں اور یہ محض انگریزوں کے اشارے پر، انگریزوں کے کہنے پر یہ سب کچھ شروع کیا گیا۔ وہ سمجھتے تھے کہ ایک مسلمان کے جذبے کو صرف وہی ختم کر سکتا ہے۔ جو ان کے سامنے ایک پیغمبر کی صورت میں آئے۔ کیونکہ یہ پیغمبر پر ایمان رکھتے ہیں اور اسی کے لئے واضح ثبوت ہیں جو کہ انہیں پیش کئے گئے تھے۔ مرزا ناصر احمد کو Confront کیا گیا۔ وہ اس کا جواب نہیں دے سکے۔ Throughout (مسلسل) انہوں نے کوشش کی جہاں بھی انہیں جواب نہیں ملتا تھا تو انہوں نے پس وپیش کرنے کی کوشش کی۔ ان کا کنڈکٹ اپنا، ان کا طریقہ کار اپنا۔ ان کا جواب کو ٹالنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ ان کا اپنا جو کیس ہے، وہ ٹھیک نہیں ہے۔ اس لئے ایک بات تو یہ آ جاتی ہے کہ Important Fundamentals ہیں، وہ اس کے منکر ہیں۔ اس لحاظ سے ہم نے جو فیصلہ کیا وہ پہلے ہی اس آئین کے تحت جو رسول اللہ ﷺ کے آخری نبی ہونے پر ایمان نہیں رکھتے ہم انہیں

مسلمان نہیں مانتے۔ یہ فیصلہ شدہ بات ہے۔ چونکہ وہ نہیں مانتے، میں سمجھتا ہوں کہ انہیں دائرہ اسلام میں اس لحاظ سے تصور نہیں کرنا چاہئے۔

آخری بات جو میں آپ کے سامنے عرض کرنا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ آئین بھی ہم نے بنادیا۔ وہاں بھی ہم نے لکھ دیا اسلامک ریپبلک آف پاکستان، لیکن بدنصیبی یہ ہے کہ اسلام کو Defend (دفاع) کرنے کے لئے، اسلام کو کامیاب کرنے کے لئے، اسلامی نظریات کو بڑھانے کے لئے آج تک اس ملک کے لوگوں میں ایک یک جہتی پیدا نہ ہوسکی۔ کوئی تو نعرے لگاتے ہیں اسلام کے، کوئی نعرے لگاتے ہیں کسی اور قسم کے، اور کچھ لوگ محض تو اس قسم کے نعرے لگاتے ہیں کہ اپنے ذاتی مفادات کو اپنے ذاتی نقصان کو، اپنے ذاتی کسی وقار کو سامنے رکھ کر جب یہ سمجھتے ہیں کہ شاید انہیں نقصان ہورہا ہے، تو یہ جس طرف کی بھی ہوا کو دیکھتے ہیں، اس طرح کے نعرے لگاتے ہیں۔ جیسا کہ میری ذات کو نقصان پہنچا تو کوئی تو بن جاتا ہے بابائے سوشلزم اور کوئی بن جاتا ہے کسی اور قسم کا بابا۔ تو ایسی باتیں جب تک اس قوم میں رہیں گی، تو میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کو نقصان پہنچتا رہے گا۔

مولانا عبدالرزاق مجاہد کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اوکاڑہ و قصور کے مبلغ مولانا عبدالرزاق مجاہد کے والد گرامی حافظ اللہ یار ارائیں ۲؍اکتوبر ۲۰۱۸ء کی شام کو جان جان آفرین کے سپرد کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون!

موصوف صوم وصلوٰۃ کے مکمل پابند تھے۔ عملی زندگی کے ابتدائی چند سالوں میں فی سبیل اللہ درس وتدریس میں مشغول رہے۔ بعد ازاں سعودی عرب میں بیت اللہ شریف کے خدام میں شامل ہوئے۔ وطن واپس تشریف لائے تو شجاع آباد شہر کے مضافات میں کچھ زمین خریدی اور یہیں کے ہوکر رہ گئے۔ دعوت وتبلیغ سے منسلک رہے۔ سالانہ چلا، ماہانہ سہ روزہ، گشت اور تبلیغی اعمال پابندی سے بجالاتے۔ گھر سے مسجد اور پھر مسجد میں سارا سارا دن تلاوت کلام پاک، نوافل اور ذکر واذکار میں مصروف رہتے۔

دو تین ماہ سے بیمار چلے آرہے تھے۔ بیماری کے ساتھ ساتھ علاج ومعالجہ کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ تاآں کہ وقت موعود آپہنچا۔ ۳؍اکتوبر صبح نو بجے آپ کی نماز جنازہ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری کی امامت میں ادا کی گئی۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد قاسم رحمانی نے جنازہ میں شرکت کی۔ مبلغین حضرات کے علاوہ اوکاڑہ، قصور سمیت دیگر جماعتی احباب نے مولانا عبدالرزاق مجاہد سے تعزیت کی۔ آپ کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں ورثاء میں شامل ہیں۔ بیٹے حافظ وعالم ہیں۔ عالمی مجلس کے مبلغین وادارہ لولاک لواحقین کے غم میں برابر کے شریک اور مرحوم کے لئے دعاگو ہیں۔

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے ...... ادارہ

تحریک پاکستان میں علماء کرام کا کردار: مرتب: مولانا محمد عمر عثمانی: صفحات: ۲۳۸: قیمت: ۳۵۰: ملنے کا پتہ: جامعہ حنفیہ اہلسنت والجماعت، مدنی جامع مسجد گلیانہ گجرات: رابطہ:03006293296!

مصور پاکستان علامہ اقبال مرحوم نے ۱۹۳۰ء میں مسلمانوں کے لئے جس مملکت وریاست کا خاکہ پیش کیا تھا، کرۂ ارض پر اس مملکت خداداد کو پاکستان کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔ اس مملکت خداداد کے حصول کے لئے یہ کہنا کہ ''صرف ایک فرد یا ایک جماعت کا کردار ہے'' یہ بات یقیناً قرینہ انصاف کے منافی ہے۔ تحریک آزادی ہند میں فرنگی اقتدار کو ناکوں چنے چبوانے کے بعد تحریک پاکستان میں بھی علماء کرام کے کردار کو قطعاً فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ یہی وجہ تھی کہ قیام پاکستان کے بعد مشرقی پاکستان میں علامہ ظفر احمد عثمانی ؒ اور مغربی پاکستان میں علامہ شبیر احمد عثمانی ؒ کو پرچم کشائی کا اعزاز حاصل ہوا۔ تحریک پاکستان میں علماء کرام کے کردار کو اجاگر کرنے کے لئے زیر تبصرہ کتاب ترتیب دی گئی ہے۔ کتاب کا اکثر حصہ تحریرات اکابرین کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے۔ چار ابواب قائم کئے گئے: باب اول: تحریک آزادی ہند اور علماء کا کردار، باب دوم: تحریک پاکستان اور علماء کا کردار، باب سوم: تحریک آزادی ہندوپاک کی دو عظیم شخصیات (حضرت شیخ الہند ؒ اور علامہ شبیر عثمانی ؒ) اور باب چہارم: ضمیمہ جات (جس میں مکالمۃ الصدرین حضرت مدنی ؒ اور علامہ عثمانی ؒ کا مکالمہ بھی شامل ہے) پر مشتمل ہے۔ تحریک پاکستان میں علماء کرام بالخصوص علماء دیوبند کے کردار کو نسل نو سے متعارف کرانا موجودہ وقت کی اہم ضرورت تھی۔ جس کو حتی المقدور پورا کرنے کی کوشش کی گئی۔ کتاب کو عمدہ کاغذ، خوبصورت چہار رنگ سرورق کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔

اکابر کی یادوں کا دریچہ: مرتبہ: بنت مولانا نصیر الدین: صفحات: ۳۰۰: قیمت: درج نہیں: ناشر: مکتبہ النصیر چکی شیخ جی لاوہ تلہ گنگ۔ ملنے کا پتہ: مکتبہ عمار شاہ ٹاؤن کراچی: رابطہ:03009716716!

حضرت مولانا نصیر الدین ؒ فاضل دیوبند، چکوال کے مغربی کنارے جو کہ میانوالی سے متصل ہے کے رہائشی تھے۔ حضرت مدنی ؒ کے شاگرد اور مولانا سلیم اللہ خان ؒ کے ہم درس تھے۔ ان کی دختر نیک اختر نے حضرت حاجی امداد اللہ ؒ سے لے کر ماضی قریب تک کی نابغہ روزگار شخصیات کے چیدہ و چیدہ ملفوظات وواقعات کو اس اخلاص کے ساتھ جمع کیا ہے کہ مرتبہ کی اپنے اکابرین سے غیر معمولی عقیدت کا ثبوت نمایاں ہوتا ہے۔ کتاب کا مطالعہ یقیناً اخلاقی، اصلاحی، علمی اور عملی زندگی میں مؤثر ومفید ثابت ہوگا۔

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس امیر مرکزیہ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں مرکزی نائب امراء پیر حافظ ناصرالدین خاکوانی اور صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد، مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مرکزی ناظم مالیات مولانا اللہ وسایا کے علاوہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا سید محمد سلیمان بنوری کراچی، مولانا محمد سعید اسکندر کراچی، مولانا مفتی خالد محمود کراچی، مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ کراچی، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا صاحبزادہ خلیل احمد خانقاہ سراجیہ کندیاں، مولانا مفتی محمد حسن لاہور، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، مولانا مفتی محمد لاہور، مولانا قاری عبید الرحمٰن تلہ گنگ، جناب خالد مسعود ایڈووکیٹ تلہ گنگ، مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی پشاور، قاضی محمد ابراہیم الحسینی اٹک، مولانا قاری انوار الحق کوئٹہ، حاجی سیف الرحمٰن بہاول پور، میاں خان محمد باگڑ سرگانہ، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان، حافظ محمد یوسف عثمانی گوجرانوالہ اور مولانا حافظ محمد انس ملتان سمیت کئی ایک حضرات نے شرکت کی۔ اجلاس میں ناموس رسالت کے تحفظ کے قانون کے طریقہ کار میں تبدیلی کے اعلان کی پرزور مذمت کی گئی۔ کہا گیا کہ قوم ناموس رسالت اور اس کے قانون کے تحفظ کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دے گی۔ اجلاس میں یو بی ایل کی ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو خصوصی اعزاز دینے کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی وہ ہے جس نے پاکستان کی سرزمین کو یہ کہہ کر چھوڑ دیا تھا کہ ’’میں اس ملعون سرزمین پر نہیں رہ سکتا جہاں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہو۔‘‘ اجلاس میں حکومت کی قادیانیوں کے متعلق نرم گوشے کی مذمت کی گئی اور کہا گیا کہ مصور پاکستان، شاعر مشرق علامہ محمد اقبال مرحوم نے قادیانیوں کو ملک وملت کا غدار کہا تھا۔ اجلاس میں ۲۵، ۲۶ / اکتوبر ۲۰۱۸ء کو آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کے انتظامات پر اعتماد کا اظہار کیا گیا اور رابطہ کمیٹی کے اراکین مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کو ہدایت کی گئی کہ وہ تمام مکاتب فکر کے رہنماؤں سے رابطے فی الفور مکمل کر کے انتظامات کو آخری شکل دیں۔ اجلاس میں انٹرنیٹ پر مجلس تحفظ ختم نبوت کی کتب، ماہنامہ لولاک ملتان ہفت روزہ ختم نبوت کراچی کی تسلسل کے ساتھ اشاعت کو تحسین کے ساتھ دیکھا گیا۔ شعبہ انٹرنیٹ کے انچارج مفتی شہاب الدین پوپلزئی کو شعبہ نیٹ مزید متحرک کرنے کی ہدایت کی گئی۔

سہ ماہی اجلاس مبلغین حضرات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا سہ ماہی اجلاس ۴،۵/اکتوبر ۲۰۱۸ء کو مرکزی دفتر ملتان میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے کی۔ اجلاس میں مولانا اللہ وسایا ملتان، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا توصیف احمد حیدرآباد، مولانا مختار احمد میرپورخاص، مولانا تجمل حسین نواب شاہ، مولانا محمد حنیف سیال کنری، مولانا محمد حسین ناصر سکھر، مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان، مولانا محمد اسحق ساقی بہاولپور، مولانا محمد قاسم رحمانی بہاول نگر، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، مولانا فقیر اللہ اختر سیالکوٹ، مولانا محمد عارف شامی گوجرانوالہ، مولانا محمد خالد عابد شیخوپورہ، مولانا محمد طیب اسلام آباد، مولانا محمد خبیب ٹوبہ، مولانا غازی عبدالرشید فیصل آباد، مولانا غلام حسین جھنگ، مولانا عبدالستار گورمانی خانیوال، مولانا محمد وسیم اسلم ملتان، مولانا محمد اقبال ڈیرہ غازی خان، مولانا محمد ساجد مظفر گڑھ، مولانا محمد نعیم خوشاب، مولانا محمد قاسم سیوطی منڈی بہاؤالدین، مولانا مفتی خالد میر آزاد کشمیر، مولانا محمد اویس کوئٹہ، مولانا ظفر اللہ سندھی لاڑکانہ سمیت کئی ایک مبلغین نے شرکت کی۔

اجلاس میں آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر منعقدہ ۲۵،۲۶/اکتوبر ۲۰۱۸ء کے حوالہ سے تمام مکاتب فکر کے قائدین ومرکزی رہنماؤں کو کانفرنس میں شرکت کی دعوت سے متعلق جائزہ لیا گیا۔ دوران سہ ماہی میں وزیرآباد، منڈی بہاؤالدین، ننکانہ، سکھر، حیدرآباد، کنری، بدین، تھرپارکر، نواب شاہ، علی پور چٹھہ، لالیاں سمیت متعدد شہروں میں ’’ختم نبوت کورسز‘‘ منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ نیز فیصلہ کیا گیا کہ ربیع الاول میں میلاد خاتم الانبیاء ﷺ اور ختم نبوت کانفرنسیں پورے ملک میں منعقد کی جائیں گی۔

شعبہ تبلیغ میں دو نئے مبلغین کی شمولیت کا خیر مقدم کیا گیا۔ مولانا ظفر اللہ سندھی لاڑکانہ میں اور مولانا عبدالسلام گلگت میں فرائض سرانجام دیں گے۔ اجلاس میں تمام مبلغین کو ہدایت کی گئی کہ وہ آنے والے دنوں میں حکمرانوں کے فیصلوں پر کڑی نظر رکھیں۔ خدانخواستہ کوئی اقدام ختم نبوت کے منافی ہو تو اس پر بھرپور احتجاج کیا جائے۔ ۵/اکتوبر کے خطبات جمعۃ المبارک تمام مرکزی حضرات نے ملتان شہر کی دو درجن سے زائد مساجد میں ارشاد فرمائے اور موجودہ صورت حال کے پیش نظر قراردادیں بھی منظور کرائی گئیں۔

ختم نبوت کانفرنس میانی ضلع سرگودھا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۱۰/ستمبر ۲۰۱۸ء کو میانی شہر ضلع سرگودھا میں سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ جس کی سرپرستی قاری محمد عثمان اور نگرانی مولانا سربلند ومولانا محمد رفیق نے کی۔ کانفرنس سے مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا نور محمد ہزاروی، مولانا عبدالواحد رسول

نگری، مولانا محمد قاسم سیوطی اور مولانا قاری ارشد محمود صفدر نے بیانات کیے۔ کانفرنس میں سینکڑوں کی تعداد میں مجاہدین ختم نبوت نے پروانوں کی طرح شرکت کی۔ انتظامات کے حوالہ سے مولانا محمد بلال، مولانا عمیم الاحسان، قاری محمد آصف اور قاری محمد نصیر سمیت دیگر کارکنان ختم نبوت نے بھرپور کردار ادا کیا۔

ختم نبوت کانفرنس حجرہ شاہ مقیم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۳ ستمبر ۲۰۱۸ء کو جامع مسجد رابعہ بصریہ حجرہ شاہ مقیم میں بعد نماز عشاء ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت کلام پاک مولانا قاری حق نواز جب کہ ہدیہ نعت رسول مقبول ﷺ مولانا عبدالقیوم نے پیش کیا۔ مولانا راشد نے نقابت کے فرائض سرانجام دیئے۔ مولانا عبدالرزاق مجاہد اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔ مولانا مفتی محمد عثمان نے ضیافت کا اہتمام کیا۔

ختم نبوت کانفرنس اوکاڑہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۴ ستمبر ۲۰۱۸ء بعد نماز عشاء جامع مسجد عثمانی منڈی احمد آباد ضلع اوکاڑہ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت کلام پاک کا شرف قاری عبدالستار کو حاصل ہوا۔ ہدیہ نعت رسول مقبول ﷺ بابر سلطان اور مختار مدنی نے پیش کیا۔ نقابت کے فرائض مولانا محمد معاویہ نے انجام دیئے۔ مولانا عبدالرزاق مجاہد اور مولانا اللہ وسایا کے خصوصی بیانات ہوئے۔ مقررین نے کہا کہ حضور نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان رکھنا ہر مسلمان کا بنیادی عقیدہ ہے۔ اس عقیدہ سے انحراف انسان کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔

ختم نبوت کانفرنس قصور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۵ ستمبر بعد نماز عشاء جامع مسجد میواتی بھیڑ سوہڈیاں ضلع قصور میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت کلام پاک سے کانفرنس کا آغاز کیا گیا۔ بعد ازاں مولانا زبیر خلیل اور جعفر ضیاء نے ہدیہ نعت ﷺ پیش کیا۔ نقابت کے فرائض محمد اسامہ نے انجام دیئے۔ کانفرنس سے مولانا زبیر فہیم، مولانا عبدالرزاق مجاہد اور مولانا اللہ وسایا کے بیانات ہوئے۔ مولانا ابوبکر نے مہمانوں کا استقبال کیا۔ اسی روز دن گیارہ بجے مدرسہ تعلیم القرآن کھڈیاں خاص میں مولانا اللہ وسایا کا بیان بھی ہوا۔

ختم نبوت کانفرنس لنجاری گھوٹکی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۶ ستمبر ۲۰۱۸ء بعد نماز ظہر مدرسہ مفتاح العلوم حمادیہ لنجاری

میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں مولانا غلام برڑو، حافظ عبدالغفار اسعدی، مولانا محمد حسین ناصر اور مولانا قاضی احسان احمد کے بیانات ہوئے۔ قاضی احسان احمد نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پوری دنیا میں عقیدہ ختم نبوت کا پرچار کر رہے ہیں گلی گلی، نگر نگر مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کر رہی ہے۔ کانفرنس کی کامیابی کے لئے حافظ عبدالغفار شیخ، بشیر احمد نجار، مولانا عبدالباسط نجار، شاہ زمان خان نے بھرپور تعاون کیا۔ کانفرنس قاضی احسان احمد کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

ختم نبوت کانفرنس الٰہ آباد قصور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۶ ستمبر ۲۰۱۸ء بعد نماز عشاء جامع مسجد امیر معاویہؓ میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ جس میں تلاوت مولانا قاری اکرم اور نقابت مولانا عابد احسان نے کی۔ معروف ثناء خوان مصطفیٰ ﷺ مولانا آصف رشیدی نے خوبصورت آواز میں ہدیہ نعت رسول مقبول ﷺ پیش کیا۔ مولانا اللہ وسایا نے خصوصی بیان فرمایا۔ مولانا عبدالرزاق مجاہد کی دعا سے کانفرنس کا اختتام ہوا۔ مولانا وحید الحسن نے مہمانوں کی ضیافت کا اہتمام کیا۔

ختم نبوت کانفرنس گھوٹکی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام گھوٹکی شہر میں ۲۶ ستمبر کو بعد نماز مغرب مدرسہ قاسم العلوم میں عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے مولانا عبدالغفار اسعدی، مولانا محمد امین چنہ، مولانا محمد حسین ناصر، مولانا قاضی احسان احمد اور مولانا سائیں عبدالمجیب پیر شریف نے بیانات کرتے ہوئے فتنہ قادیانیت کی ریشہ دوانیوں سے آگاہ کیا۔ مقررین نے کہا کہ موجودہ حکومت توہین رسالت کے قانون کو غیر موثر کرنے کی ناپاک سازش کر رہی ہے۔ حکومت وقت خود توہین رسالت قانون کی ترمیمی نوعیت سے ہر مسلمان کو غازی علم دین اور ممتاز قادری کے کردار کو ادا کرنے پر مجبور کر رہی ہے۔ کانفرنس کی کامیابی کے لئے مولانا خالد حسین الحسینی، سائیں نور محمد شاہ، مولانا محمد ہارون چنہ، بھائی عطاء الحسن کے علاوہ جامعہ قاسم العلوم کی انتظامیہ نے بھرپور تعاون کیا۔

ختم نبوت کانفرنس شورکوٹ کینٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شورکوٹ کینٹ کے زیر اہتمام ۲۸ ستمبر بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عشاء جامع مسجد مکی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت پیر طریقت صاحبزادہ مولانا خواجہ خلیل احمد نے فرمائی۔ تلاوت کلام پاک قاری زکریا خالد جب کہ حمد و نعت بین الاقوامی ایوارڈ یافتہ سید سلمان گیلانی شاہ نے پیش کیں۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماء مولانا اللہ وسایا، قاضی احسان احمد

کراچی، مولانا سید کفیل شاہ بخاری ملتان، مولانا غلام حسین جھنگ، مولانا محمد خبیب مبلغ ٹوبہ نے خطابات کئے۔ مقررین نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اور قانون ناموس رسالت پر امت مسلمہ کبھی بھی دورائے کا شکار نہیں ہوئی۔ اس قانون میں ترمیم کسی صورت میں بھی برداشت نہیں کی جائے گی۔ کانفرنس کے تمام انتظامات جناب ڈاکٹر محمد شفیق احمد صدیقی نے کئے۔ مقامی علماء کرام میں مولانا بشیر احمد الحسینی، مولانا زاہد انور، قاری نوید الرحمن، قاری سلیم اللہ، مفتی محمد شیراز، مفتی ذبیح اللہ، مولانا محمد احسن، مولانا محمد شفیق جالندھری، قاری محمد عابد، مفتی محمد ارشد، مولانا محمود الحسن، مفتی عمر خالد اور رانا محمد اشفاق نے شرکت فرمائی۔

شان امام حسینؓ و ختم نبوت کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۹ ستمبر بعد نماز ظہر تا عصر عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی۔ مولانا محمد حسین ناصر، مولانا محمد طارق سومرو، مولانا ریاض احمد سومرو کے خطابات ہوئے۔ مقررین نے کہا کہ کسی بھی مسلمان کا ایمان صحابہ کرامؓ و اہل بیتؓ دونوں سے محبت کے بغیر مکمل نہیں ہوسکتا۔ مرزا غلام قادیانی نے حضرت امام حسینؓ و اہل بیتؓ کی جس قدر گستاخیاں کی ہیں۔ کوئی مسلمان اس کو قطعاً برداشت نہیں کرسکتا۔ ایسے عقیدہ کے حامی لوگوں سے کسی قسم کے تعلقات قائم رکھنا غیرت ایمانی کے تقاضوں کے منافی ہے۔ کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے مولانا ہزار خان، مولانا عبید اللہ اور مولانا ظہیر احمد نے بھرپور محنت کی۔

ختم نبوت کانفرنس چیچہ وطنی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲ر اکتوبر ۲۰۱۸ء کو مرکزی جامع مسجد بلاک ۱۲ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس خانقاہ عزیزیہ کے سجادہ نشین حضرت پیرجی عبدالحفیظ کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں خصوصی خطاب حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی احسان احمد کراچی کے ہوئے۔ علاوہ ازیں پروفیسر جاوید منیر، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا مفتی ظفر اقبال، مولانا کفایت اللہ حنفی، مفتی محمد یاسر بشیر جالندھری، مفتی محمد عثمان، حاجی محمد ایوب، حافظ محمد اصغر عثمانی، مولانا عبدالباقی، مولانا احمد ہاشمی مولانا مطیع الرحمن، مولانا محمد ریاض سمیت متعدد شخصیات نے شرکت و خطابات کئے۔ کانفرنس کی تشہیری مہم میں مفتی محمد ساجد اور مفتی عبیدالرحمن نے کلیدی کردار ادا کیا۔ جامعہ اسلامیہ بلاک نمبر۱۲ کے طلباء نے کانفرنس کے دعوتی عمل کو احسن طریقہ سے سرانجام دیا۔ کانفرنس میں چیچہ وطنی اور قرب و جوار سے کارکنان ختم نبوت نے قافلوں کی شکل میں شرکت کی۔

دروس ختم نبوت بسلسلہ عشرہ ختم نبوت، سیالکوٹ

۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کے تاریخی اور یادگار دن کے حوالہ سے ختم نبوت کے شہداء اور شرکاء کو خراج تحسین

پیش کرنے کے لئے سیالکوٹ میں عشرہ ختم نبوت منایا گیا۔ جس کی سرپرستی پیر سید شبیر احمد گیلانی اور نگرانی مولانا فقیر اللہ اختر نے کی۔ شہر بھر کی بیسیوں جامع مساجد میں دروس ختم نبوت بسلسلہ ۷ ستمبر یوم ختم نبوت کے حوالہ سے پروگرام منعقد ہوئے۔ جن میں مولانا محبوب الٰہی، مولانا حافظ محمد اسلم، مولانا مفتی داؤد احمد، مولانا عاصم شہزاد، مولانا مفتی محمد الیاس، مولانا حماد انذر قاسمی، مولانا قاری خلیل احمد بلال، مولانا عبدالباسط فاروقی، مولانا یونس خان، مولانا محمد شہباز قادری، مولانا سجاد احمد، مولانا عمر حیات، مولانا محمد عارف شامی، مولانا مفتی غلام نبی، مولانا غلام مرتضیٰ، مولانا محمد ایوب ثاقب، اویس احمد فاروقی کے بیانات ہوئے۔ مقررین نے ۱۹۷۴ء میں نشتر میڈیکل کالج کے طلباء کے ساتھ پیش آنے والا واقعہ، مولانا تاج محمود ؒ کا تحریک ختم نبوت چلانے کا اعلان اور ملک بھر کے تبلیغی دوروں، پارلیمنٹ کے کردار، تمام مسالک کے علماء کا اتحاد اور عوام الناس کی قربانیوں کا تفصیلی احوال پیش کیا۔ نیز ہالینڈ میں منعقدہ خاکوں کی اشاعت کے اعلانات پر بھرپور احتجاج کیا اور اس بات کا عزم کیا کہ اگر ہالینڈ اپنے ارادوں سے باز نہ آیا اور حکومت پاکستان نے اپنا کلیدی کردار ادا نہ کیا تو تحریک چلائیں گے۔ دروس کے اختتامی دنوں میں حکومت پاکستان کی طرف سے قادیانی عاطف میاں کی بطور مشیر تعیناتی پر بھی علماء کرام نے اپنے اپنے دروس میں بھرپور احتجاج کیا اور حکومت پاکستان سے عاطف میاں کو اس عہدے سے ہٹانے کی درخواست کی۔ دروس ختم نبوت کے حوالے سے مرکزی تقریب جامع مسجد یوسف بنوری ؒ الہادی ٹاؤن سیالکوٹ میں ہوئی۔ جس میں عالمی مجلس ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا غلام مرتضیٰ نے خصوصی بیانات کئے۔

خطبات جمعۃ المبارک اوکاڑہ و قصور

۱۴ر ستمبر ۲۰۱۸ء بروز جمعۃ المبارک کو مولانا اللہ وسایا نے مدنی مسجد بصیر پور شہر میں جب کہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے جامعہ عربیہ رحمانیہ الٰہ آباد ضلع قصور میں خطابات جمعۃ المبارک ارشاد فرمائے۔ ملک میں تحفظ ناموس رسالت وعقیدہ ختم نبوت کے حوالہ سے موجودہ صورت حال کو واضح کیا۔ اسی روز بعد نماز عشاء مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مرکزی جامع مسجد شیخ عماد میں بیان فرمایا۔ جب کہ مولانا اللہ وسایا نے رات کو ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی۔

خطبہ جمعۃ المبارک ٹوبہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ کے زیر اہتمام ۲۸ ستمبر ۲۰۱۸ء کا خطبہ جمعہ جامع مسجد بلال غلہ منڈی میں نائب امیر مرکزیہ حضرت حافظ پیر ناصر الدین خاکوانی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے ارشاد فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کا تحفظ ہر حال میں کریں گے۔ صدارت محترم جناب قاضی فیض احمد اور مولانا محمد عبید اللہ لدھیانوی نے فرمائی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
ملتان پاکستان
Aalami Majlise Tahaffuze Khatme Nubuwwat
HEAD OFFICE : HAZOORI BAGH ROAD, MULTAN - PAKISTAN PH: 4783486 FAX : 4583486
اسلام آباد:051-2829186 لاہور:042-35441166 فیصل آباد 0301-7224794 کراچی:021-32780337 کوئٹہ:081-2841995 چناب نگر 0333-8223020

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرات علماء وخطباء سے اپیل

حضرت محمد ﷺ تمام انبیاء اور رسولوں میں سے آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی شخص منصب نبوت پر فائز نہ ہوگا اور آپ ﷺ کی رسالت ونبوت کا دور قیامت تک رہے گا۔ تمام دنیا کے مسلمان اسی ''عقیدۂ ختم نبوت'' پر متفق ہیں۔ انگریزوں نے نبی کریم ﷺ سے مسلمانوں کی بے انتہاء محبت کو کم کرنے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی سے جھوٹا نبوت کا دعویٰ کروایا۔ تمام دنیا کے مسلمانوں نے مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والوں کو عقیدہ ختم نبوت کے انکار کے باعث اسلام سے خارج، کافر، مرتد اور زندیق قرار دیا۔

قادیانیت اس دور کا سب سے مہلک اور مہیب فتنہ ہے، جو پاکستان کے خلاف سازشیں کرنے اور مسلمانوں کو مرتد بنانے کی کوششوں میں ہمہ تن مصروف ہے۔ ایسے حالات میں علماء کرام پر فریضہ عائد ہوتا ہے کہ وہ اس فتنے کی سرکوبی کے لئے کام کریں اور کم از کم درجہ یہ ہے کہ وہ مہینے میں ایک خطبہ جمعہ میں مسلمانوں کو قادیانیوں کے مکروہ عزائم سے آگاہ کریں اور ''عقیدۂ ختم نبوت'' کو مضبوط دلائل سے واضح کرتے ہوئے ان کی ذہن سازی کریں تاکہ سادہ لوح اور بے خبر مسلمان ان کی ارتدادی چالوں سے محفوظ رہ سکیں۔ قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کروائیں۔ قادیانیوں/مرزائیوں کی تبلیغی سرگرمیوں پر نظر رکھیں۔ ''عقیدۂ ختم نبوت'' اور ''رد قادیانیت'' پر مشتمل لٹریچر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفاتر سے مفت حاصل کر کے تقسیم کریں۔ قادیانیوں کو دعوت اسلام دینے کے لئے مجلس کے مبلغین سے رابطہ کریں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آپ اپنے مذہبی منصبی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے تساہل اور غفلت سے اس اہم مسئلہ کو نظر انداز نہیں کریں گے۔

تمام طبقات ومکاتب فکر مل کر باہمی اتحاد واعتماد سے اس فتنہ کی سرگرمیوں کو ختم کر سکتے ہیں۔ علماء کرام ومشائخ عظام ہمت کریں، آگے بڑھیں۔ منزل قریب ہے۔ رحمت حق انتظار کر رہی ہے۔ فتنہ قادیانیت کے خلاف کام اللہ پاک کی رضامندی اور نبی کریم ﷺ کی توجہات کو اپنی طرف متوجہ کرنے کا بہترین وسیلہ اور شفاعت کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے۔ اللہ رب العزت ان حقیر محنتوں کو اخلاص کی دولت سے مالا مال فرما کر اپنی رضا کا سبب بنائے۔ آمین ثم آمین!

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ	حضرت مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد مدظلہ	حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت	نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت	نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

بہتمام
جامع مسجد مولانا احمد علی لاہوری
نور محلہ اچھرہ لاہور
ایمان افروز
11 ربیع الاول 1439
12 بجے شب
بعد نماز مغرب
شان مصطفیٰ کانفرنس
ان شاء اللہ
21 ویں سالانہ
5
عمرہ
کے ٹکٹ
عبدالکریم ندیم
محمد رفیق جامی
شبیر احمد عثمانی
مقرر شعلہ بیان
جناب قاضی مطیع اللہ سعیدی صاحب
ڈاکٹر محمد اجمل قادری
نیلم سٹور
جامع مسجد احمد علی لاہوری
0300-4275569,0301-4017115
علیم الدین شاکر

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

لا نبی بعدی

نہ جب تک کٹ مروں میں خواجۂ بطحا کی حرمت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا!

نماز اچھی روزہ اچھا حج اچھا زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا!

قانون تحفظ ناموسِ رسالت میں ترمیم حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محرومی کا باعث ہے

قانون تحفظِ ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حکومت کوئی ترمیم نہ کرے

اہلِ ایمانِ پاکستان اِس کو کبھی برداشت نہیں کریں گے

حکمرانوں سے دردمندانہ اپیل

سرکاری حکام اور اربابِ حل وعقد سے اپیل ہے کہ وہ عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالتؐ کے وفادار بن کر رہیں اور کسی عہدہ کے لالچ یا دنیا کی عارضی عزت کے بدلے خاتم النبیین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے وفائی کرتے ہوئے منکرین ختم نبوت اور گستاخانِ رسول کی حوصلہ افزائی نہ کریں۔

عالمی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوت ملتان پاکستان